RNI NO:JK68053/97 | REGD. NO:JK439/22-24

Epaper:- web.sightandsoundlyweekly.com

ہفت روزہ

سائٹ اینڈ ساؤنڈ

جلد نمبر:14 شمارہ نمبر 36 26 ستمبر تا 30 ستمبر 2024 قیمت 5 روپے صفحات 16

چیف سیکرٹری نے آر ڈی ایس ایس کے کاموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا

کاموں کو جلد مکمل کرنے پر زور دیا

سری نگر // چیف سیکرٹری اَتل ڈولو نے آج پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (پی ڈی ڈِی) میٹنگ کی صدارت کی جس میں جموں و کشمیر یوٹی میں ڈِسٹر بیوشن کے نقصانات میں کمی لانے کے لئے اصلاحات پر مبنی ری سٹرکچرڈ ڈسٹری بیوشن سیکٹر سکیم (آر ڈی ایس ایس) کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں پرنسپل سیکرٹری پی ڈی ڈِی ، پرنسپل سیکرٹری فائنانس، ایم ڈی، جے پی ڈِی سی ایل اور کے پی ڈِی سی ایل، چیف اِنجینئر ان، پی اِی ایس ایل، این ٹی پی سی کے نمائندوں کے علاوہ محکمہ کے دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ چیف سیکرٹری نے میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے محکمہ پر زور دیا کہ وہ اِس سکیم کو عملانے میں بروقت پیش رفت کے حصول کے لئے بھرپور کوششیں کریں۔ اُنہوں نے اسے پورے جموں و کشمیر یوٹی میں حقیقی تکنیکی اور تجارتی (اے ٹی اینڈ سی) نقصانات میں خاطر خواہ کمی کے لئے اہم قرار دیا۔ اَتل ڈولو نے محکمہ سے کہا کہ مطلوبہ نتائج کے ساتھ کاموں کی بروقت تکمیل کو یقینی بنانے کے لئے نگرانی کا ایک مناسب طریقہ کار وضع کیا جائے۔ اُنہوں نے دونوں صوبوں کے ڈِسکومز کو ہدایت دی کہ وہ مقررہ اہداف مقررہ ڈیڈ لائن کے اَندر حاصل کرنے کو یقینی بنائیں۔ چیف سیکرٹری نے جموں و کشمیر یوٹی کے مختلف اَضلاع میں مختلف عمل آوری ایجنسیوں کے ذریعے کئے گئے سمارٹ میٹرنگ اور دیگر نقصانات کو کم کرنے کے کاموں کی صورتحال کے بارے میں دریافت کیا۔ اُنہوں نے پی آئی اے کو دیئے جانے والے کام کے ہر پیکیج میں درج فزیکل پروگریس کے بارے میں بھی پوچھا۔ مزید برآں، اُنہوں نے پی آئی اے کو دیئے گئے کام کے ہر پیکیج میں درج فزیکل پروگریس اور متوقع ڈیڈ لائن کے بارے میں بھی پوچھا جس تک یہ تمام معاملات مکمل ہو جائیں گے۔ پرزنٹیشن میں پرنسپل سیکرٹری پاور ایچ راجیش پرساد نے جموں و کشمیر یوٹی کے مختلف اَضلاع میں آر ڈی ایس ایس کے کاموں کے بارے میں تفصیلات پیش کیں۔ اُنہوں نے اِس کے مقاصد کے بارے میں بتایا کہ اِس سکیم کا مقصد ایک مؤثر ڈِسٹری بیوشن سسٹم کے ذریعے صارفین کو بجلی کی فراہمی کے معیار، قابل اعتماد اور استطاعت کو بہتر بنانا ہے۔ میٹنگ کو مزید جانکاری دی کہ ان کاموں پر عمل درآمد کے نتیجے میں بجلی کی اوسط لاگت (اے سی پی) اور اوسط آمدنی (اے آر آر) کے درمیان فرق میں تیزی سے کمی واقع ہوئی ہے۔ ایل آر کاموں میں ایل ٹی کیبل ریپلیسمنٹ کا کام، ایچ وِی ڈِی ایس، ایچ ٹی لائن کیبلنگ ، ایچ ٹی لائن (کنڈکٹر)، فیڈر سیگریگیشن وغیرہ شامل ہیں۔ یہ بھی اِنکشاف کیا گیا کہ پی اِی ایس ایل، این ٹی پی سی، آر اِی سی پی ڈی سی ایل سمیت مختلف پروجیکٹ عملانے والی ایجنسیوں کو مقررہ مدت میں تکمیل کے لئے مخصوص کام تفویض کئے گئے ہیں۔

اسمبلی اِنتخابات۔2024

سانبہ میں بزرگ شہریوں اور جسمانی طور خاص اَفراد کیلئے دوروزہ ہوم ووٹنگ شروع

سانبہ // ضلع الیکشن آفس سانبہ نے ضلع چناؤ آفیسر راجیش شرما کی رہنمائی میں وِجے پور، سانبہ اور رام گڑھ کے تین حلقوں میں سینئر سٹیزن (اے وِی ایس سی) اور جسمانی طور خاص اَفراد (اے وِی پی ڈی) کے زُمرے میں غیر حاضر رائے دہندگان کے لئے پوسٹل بیلٹ کے ذریعے ہوم ووٹنگ کرنے کے لئے منگل کو دوروزہ مشق شروع کی۔ پہلے دِن اس مشق کے لئے تعینات کی گئی پولنگ ٹیموں نے ضلع بھر میں متعدد رائے دہندگان کا احاطہ کیا۔ اس جامع رسائی کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ ہر اہل ووٹر صحت یا موبائلٹی چیلنجوں سے قطع نظر اَپنا جمہوری حق کا اِستعمال کرنے کے قابل ہو۔ اِس عمل میں کُل 386 رائے دہندگان کو شامل کیا گیا ہے جن میں وِجے پور حلقہ کے 167 رائے دہندگان، سانبہ حلقہ میں 170 اور رام گڑھ حلقہ اِنتخاب میں 49 رائے دہندگان بھی شامل ہیں۔ ضلع چناؤ آفیسر راجیش شرما نے اِس اقدام کے ایک حصے کے طور پر ذاتی طور پر کھور سالا ریان سمیت ضلع کے کئی مقامات کا دورہ کیا۔ اُنہوں نے وہاں گھریلو رائے دہندگان سے بات چیت کی اور اس عمل کے بارے میں رائے حاصل کی۔ اُنہوں نے اس مشق کے پہلے دن دُور دراز علاقوں میں بھی رائے دہندگان تک پہنچنے کے لئے وسیع پیمانے پر کوریج کو یقینی بنانے کے لئے پولنگ ٹیموں کی ستائش کی۔ ضلع چناؤ آفیسر نے ٹیموں کے عزم کو سراہتے ہوئے ضلع کو جامع طور پر کور کرنے اور ہر فرد کے رابطے کو یقینی بنانے میں ان کی سخت محنت کا اعتراف کیا۔ اُنہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی اہل ووٹر کو بالخصوص کمزور زُمروں میں پیچھے نہیں چھوڑا جانا چاہیئے۔ ہوم ووٹنگ کا عمل کل بھی جاری رہے گا اور اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ضلع کے تمام ہوم ووٹر رائے دہندگان کو مکمل طور پر کور کیا جائے۔ یہ اَقدام ضلعی اِنتخابی دفتر کی شمولیت اور قابلِ رسائی ووٹنگ کو یقینی بنانے کے عزم کو اُجاگر کرتا ہے، اس عمل کو ہر شہری کے لئے ہر ممکن حد تک آسان اور محفوظ بناتا ہے۔

EDITOR IN CHIEF: G.M.SHAN E-MAIL:BADALGMSHAN@GMAIL.COM

اداریہ

ہیلو کٹی جو بھی کہتی ہے دل سے کہتی ہے

واپس آ کر یوکو نے نوٹ کیا کہ ان کی غیر موجودگی میں کمپنی نے اس برانڈ کو بنانے پر بہت محنت کی ہے۔اس میں اس کی پیاری تخلیق کے ساتھ بیک سٹوری (خاندانی پس منظر) بنانا بھی شامل ہے: ہیلو کٹی برٹش ہے اور لندن سے باہر رہتی ہے۔لیکن جب وہ برطانیہ میں نہیں ہوتی تو دنیا کے دیگر ممالک میں گھوم رہی ہوتی ہے، اس کا منہ نہیں ہے اس لیے وہ جو بھی کہتی ہے دل سے کہتی ہے جتنے بھی دوست ہوں، کم ہیں۔اپنے بائیں کان پر لگی بو (ربن) کے ساتھ یہ پیاری بلی 130 ممالک میں فروخت ہونے والی تقریبا 50 ہزار مصنوعات کی زینت بنی۔ یہ ایک ایسی صنعت کا مرکز بن گئی جس میں کھلونے، اینیمیشنز اور ہر قسم کی اشیا شامل ہیں۔لاکھوں افراد اپنے گھروں میں ہیلو کٹی کے سٹیکرز سجاتے، اس پرنٹ کے تکیے سر تلے رکھ کر بڑے ہوئے ہیں۔لیکن یہ صرف بچوں میں ہی مقبول نہیں ہوئی، ہیلو کٹی بالغوں کے گھریلو آلات کی بھی زینت بنی جیسے ٹوسٹر، کمپیوٹر، کاریں اور ٹیلی ویژن وغیرہ۔اس پر مختلف ہیلو کٹی ٹیلی ویژن سیریز بنیں حتی تک کہ ایک ورزش والی ویڈیو میں بھی یہ نظر آتی ہے۔ہیلو کٹی تھیم پر لائسنس یافتہ دو پارکس بنے ہیں اور اس کی وائن اور ہیرے کے زیورات کی اپنی برانڈ ہے۔عالمی شہرت یافتہ مشہور مداحوں میں پیرس ہلٹن شامل ہیں جنھوں نے اعتراف کیا ہے کہ وہ بچپن سے ہی اس کردار کی مداح ہیں۔اس کے علاوہ پاپ رائلٹی ماریہ کیری اور لیڈی گاگا بھی اس کی فینز میں شامل ہیں۔کیٹی پیری نے اس کا ٹیٹو بنوایا ہے جبکہ ایورل لاوینگن نے سنہ 2013 میں ہیلو کٹی کے نام سے ایک گانا ریلیز کیا۔اس کے علاوہ ہیلو کٹی یونیسیف کی جانب سے بچوں کی سفیر ہے۔اتنا سب کچھ کافی نہیں تھا کہ سنہ 2014 میں سانریو نے اسے خلا میں بھیجا۔لیکن حال ہی میں اس کی 50ویں سالگرہ کی تقریبات کے موقع پر کچھ عجیب و غریب افواہیں گردش کرنے لگیں جنھوں نے مداحوں کو حیران کر دیا۔جولائی میں سانریو میں مارکیٹنگ اور برانڈ مینجمنٹ کے سینیئر نائب صدر جل کوچ نے ان کی تصدیق کی۔انھوں نے بتایا کہ یہ مشہور کردار بلی نہیں بلکہ ایک برطانوی لڑکی ہے جس کا نام کٹی وائٹ ہے، اس کا قد پانچ سیب کے برابر اور وزن تین سیب کے برابر ہے۔یہ بسکٹ بنانا پسند کرتی ہے، اس کے پاس ایک بلی ہے، اس کا ڈینیئل نامی ایک بوائے فرینڈ اور سینکڑوں دوست ہیں۔اگرچہ یہی کہانی پہلے سے کٹی کے متعلق گھڑی گئی تھی مگر اس انکشاف نے بہت سے شائقین میں غصے کو جنم دیا۔یوکو نے نوٹ کیا کہ بلی کے بچے کا پسِ منظر تبدیل ہوتا رہتا ہے اس کا انحصار دیکھنے والے پر ہے کہ کون اسے کیسے دیکھتا ہے۔اس کی مثال دیتے ہوئے وہ کہتی ہیں کہ مجھے ایک لڑکی کی طرف سے خط موصول ہوا جو ہسپتال میں تھی جس میں اس نے بتایا تھا کہ اس کی ہیلو کٹی گڑیا ہر روز اس سے باتیں کرتی ہے جو کہ بہت تسلی بخش بات ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کٹی کا کردار کس طرح حالات کے مطابق بدل سکتا ہے۔شاید وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں: ہیلو کٹی بہت سادگی سے تخلیق کی گئی ہے جس کی ڈیزائنرز نے بارہا تعریف کی ہے، اسی چیز نے اسے نہ صرف بدلتے ہوئے ٹرینڈز اور ذوق کے مطابق ڈھالنے کے قابل بنایا ہے بلکہ مختلف صورت حال میں اس کا استعمال بھی آسان رہا ہے۔اس کا بے تاثر چہرہ ایک سفید کینوس ہے جس پر کچھ بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔اگرچہ ہیلو کٹی مارکیٹنگ کے حوالے سے کامیاب ترین برانڈ رہی ہے مگر اب یہ مارکیٹ میں اپنی جگہ کھو رہی ہے۔

کیا ہم جوابدہ نہیں ہونگے؟

حافظ مجاہد عظیم آبادی
مؤسس و بانی، ڈائریکٹر، سی ای او اور ایڈیٹر: روح حیات سینٹر
م8210779650

انسان کی فطرت میں کمزوری پائی جاتی ہے، اور یہی کمزوری اُسے اکثر ایسے فیصلے کرنے پر مجبور کرتی ہے جن کے نتائج نہ صرف اُس کی دنیاوی زندگی بلکہ آخرت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بارہا انسان کو اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں خبردار کیا ہے۔کان، آنکھ، دل، اور زبان سب وہ ذرائع ہیں جن سے ہم دنیا میں اپنے اعمال انجام دیتے ہیں، اور قیامت کے دن یہی ہمارے حساب کا ذریعہ بنیں گے۔زبان ایک ایسا ہتھیار ہے جسے احتیاط کے ساتھ استعمال نہ کیا جائے تو یہ انسان کو تباہی کے دہانے پر پہنچا سکتی ہے۔

آج کے دور میں، جہاں سوشل میڈیا کا راج ہے، ہماری ذمہ داری اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ لکھے ہوئے الفاظ زیادہ دیر تک موجود رہتے ہیں اور ان کے اثرات بھی زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو یہ سوچنا چاہیے کہ جو کچھ ہم لکھ رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں، کیا ہم اس کا جواب اللہ کے سامنے دے سکیں گے؟ ' ' ہل أعددت لها جوابًا عند الله!—" یہ وہ جملہ ہے جو ہر سوشل میڈیا پوسٹ، ہر ٹویٹ، اور ہر تبصرے کے سامنے ہونا چاہیے۔

اکثر لوگ جذبات میں آ کر ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں یا لکھ دیتے ہیں جو ان کے دل کی اصل نیت کو ظاہر نہیں کرتیں۔لیکن یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے، اور زبان یا کیبورڈ سے نکلنے والے الفاظ اُس کے سامنے پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔اس لیے ہمیں اپنے الفاظ کی قیمت کو سمجھنا چاہیے اور ہر بار کچھ کہنے یا لکھنے سے پہلے رک کر سوچنا چاہیے کہ کیا یہ الفاظ اللہ کے سامنے قابلِ وضاحت ہوں گے؟

سوشل میڈیا کے اس دور میں، جہاں ہر شخص کو اپنی رائے دینے کی آزادی حاصل ہے، یہ آزادی ایک نعمت سے زیادہ ایک آزمائش بن چکی ہے۔ ہر کوئی کسی نہ کسی مسئلے پر اپنی رائے کا اظہار کر رہا ہے، اور اکثر اوقات یہ رائے بغیر کسی تحقیق کے ہوتی ہے۔ یہ سوچے سمجھے بغیر کہ ان الفاظ کا اثر کیا ہوگا، لوگ اپنے خیالات کو دنیا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔مگر کیا ہم یہ بھول گئے ہیں کہ ہمارے ہر الفاظ کا حساب لیا جائے گا؟ کیا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہم لکھتے ہیں، وہ ہمارے اعمال میں درج ہو رہا ہے؟ قیامت کے دن ہر لفظ، ہر جملہ، اور ہر پوسٹ اللہ کے سامنے پیش کی جائے گی۔

یہ حقیقت ہے کہ سوشل میڈیا ایک ایسی جگہ بن چکا ہے جہاں لوگ دوسروں پر بے جا تنقید کرتے ہیں، الزام لگاتے ہیں، اور اختلافات کو ہوا دیتے ہیں۔لیکن کیا ہم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ یہ اختلافات دنیا کے سامنے ہمیں کیا بنا رہے ہیں؟ کیا ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ جو الفاظ ہم دوسروں کے لیے استعمال کر رہے ہیں، ان کا جواب ہمیں اللہ کے سامنے دینا ہوگا؟ کیا ہم اتنے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ہم یہ بھول چکے ہیں کہ ہماری زبان اور قلم دونوں اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں؟

ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے کہ اختلافات کو حکمت کے ساتھ حل کیا جائے، نہ کہ نفرت اور غصے کے ساتھ۔لیکن سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز پر، لوگ اس حکمت کو بھول چکے ہیں۔وہ نفرت اور غصے کو اپنے الفاظ کا ذریعہ بنا لیتے ہیں اور دوسروں کو برا بھلا کہتے ہیں۔حالانکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں"۔ یہ حدیث ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہمارے الفاظ دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث نہیں بننے چاہئیں۔

آج کی دنیا میں، جہاں الفاظ کی جنگ لڑی جا رہی ہے، ہمیں خود کو ایک مختلف راہ پر چلانا ہوگا۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ ہر وہ بات جو ہم کہتے ہیں یا لکھتے ہیں، اس کا اثر صرف آج پر نہیں بلکہ کل اور آنے والے وقتوں پر بھی ہو سکتا ہے۔ جب ہم مر جائیں گے، تو یہ پوسٹس ہمارے نشانات ہوں گی۔ یہ الفاظ ہماری یادگار بنیں گے، اور ان کا اثر ہمیشہ کے لیے رہے گا۔

ایک دن ہر شخص کو اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔اُس دن ہر وہ شخص جس نے کسی پر تنقید کی، جھوٹ بولا، یا فتنہ پھیلایا، اپنے اعمال کا حساب دے گا۔کیا ہم اس دن کے لیے تیار ہیں؟ کیا ہم واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری زبان یا قلم سے نکلنے والے الفاظ کوئی معمولی چیز ہیں؟ ہمیں اپنی زندگی کا جائزہ لینا ہوگا اور اپنے اعمال کو ٹھیک کرنا ہوگا۔

یہ سوچ کہ "مجھے کسی بات کا جواب نہیں دینا"، ایک خطرناک فریب ہے۔ ہر شخص کو اپنی بات کا جواب دینا ہوگا۔ اور یہ جواب آسان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔ ہم جتنی بھی کوشش کریں کہ اپنے الفاظ کو چھپائیں، وہ سب کچھ اللہ کے سامنے واضح ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا: "ہر چھوٹی اور بڑی بات درج ہو چکی ہے"۔اس لیے ہمیں اپنی زبان اور قلم کو بے احتیاطی سے استعمال کرنے سے بچنا ہوگا۔

ہمیں سیکھنا ہوگا کہ خاموشی بھی ایک نعمت ہے۔ ہر معاملے میں بولنا ضروری نہیں ہے۔ بعض اوقات خاموشی سب سے بہترین جواب ہوتا ہے۔اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے"۔ یہ حدیث ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہمارے الفاظ کا وزن ہوتا ہے اور ہمیں سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے۔

آخرکار، ہم سب کو اس حقیقت کا سامنا کرنا ہوگا کہ ہماری زندگی مختصر ہے اور یہ دنیا ایک فانی جگہ ہے۔ جو کچھ ہم یہاں کریں گے، وہی ہمارے ساتھ آخرت میں جائے گا۔ہمیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا، اور ہمارے الفاظ بھی ان اعمال کا حصہ ہیں۔اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زبان اور قلم کو اس طریقے سے استعمال کریں جو اس کے دین کے مطابق ہو۔اللہ ہمیں ہر فتنہ سے محفوظ رکھے اور ہماری نیتوں کو خالص کرے۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ کسی پر تنقید کرنا آسان ہے، لیکن خود کو درست رکھنا مشکل ہے۔ہمیں دوسروں پر انگلی اٹھانے سے پہلے اپنی زندگی کا جائزہ لینا چاہیے۔اگر ہم خود بہتر ہوں گے، تو ہم دوسروں کو بہتر بنا سکیں گے۔لیکن اگر ہم خود اندر سے کھوکھلے ہیں، تو ہماری تنقید بے معنی ہو گی۔

اللہ ہمیں اپنی زندگی کو اس طرح گزارنے کی توفیق دے کہ ہمارے الفاظ اور اعمال دونوں اللہ کی رضا کے مطابق ہوں۔ہمیں اپنی زبان اور قلم کی طاقت کا ادراک ہو، اور ہم انہیں صرف خیر کے لیے استعمال کریں۔ اللہ ہمیں ان تمام باتوں سے محفوظ رکھے جو ہمارے لیے دنیا اور آخرت میں نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔

آمین!۔

انسانی جسم میں ڈی این اے کی لمبائی کتنی؟

پی ایس آئی

جسم میں ڈی این اے کے بارے میں تو آپ نے سنا ہوگا جس میں جینیاتی کوڈ موجود ہوتے ہیں اور انسانی موروثی اور دیگر عادات بھی ان پر ہی منحصر ہوتی ہیں۔

یہ انسانی جسم کی نشوونما اور مرمت کے لیے مدد دیتے ہیں۔

مگر کیا آپ کو معلوم ہے کہ جسم میں ان کی لمبائی کتنی ہے؟

درحقیقت اگر آپ صرف ایک خلیے میں موجود ڈی این اے کو کھینچ کر سیدھا کر سکیں تو وہ لگ بھگ چھ فٹ سے زیادہ بڑا ہو سکتا ہے اور یہ تو صرف ایک خلیے کی بات ہے۔

ویسے اس بات کو یقینی طور پر تو نہیں کہا جا سکتا مگر حالیہ تحقیقی رپورٹس کے تخمینوں کے مطابق بالغ جسم میں اوسطاً تیس کھرب خلیات ہوتے ہیں۔

تو اگر آپ خلیات میں موجود ڈی این اے مالیکیول کو سیدھا کر سکیں تو ان کی لمبائی 34 ارب میل تک ہو سکتی ہے۔

مگر یہ فاصلہ زمینی حساب سے کتنا ہو سکتا ہے، اس کا جواب ذہن گھما دینے والا ہے۔

جب پلوٹو زمین کے قریب ترین ہوتا ہے تو دونوں سیاروں کے درمیان فاصلہ 2.66 ارب میل ہوتا ہے۔

انسان کی تیار کردہ سب سے تیز رفتار خلائی گاڑی نیو ہورائزن کی اوسط رفتار 35 ہزار میل فی گھنٹہ ہے اور اس کے باوجود اسے پلوٹو تک پہنچنے میں دس سال کا عرصہ لگا۔

اب ڈی این اے کی لمبائی کا اندازہ کیا جائے تو یہ پلوٹو سے دس بلکہ بارہ گنا دوری تک پھیل سکتا ہے۔

اور یہ بھی اس وقت جب ابھی ڈی این اے یا خلیات کی صحیح مقدار کا علم نہیں۔

اور اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے ہم اپنے جسم میں 34 ارب میل جتنے ڈی این اے کے ساتھ کتنی آسانی سے ہر کام کر سکتے ہیں۔

ٹائٹن آبدوز کے تباہ ہونے سے پہلے

موصول ہونے والا آخری پیغام: یہاں سب ٹھیک ہے

پی ایس آئی

یہاں سب ٹھیک ہے یہ ٹائٹن آبدوز کی جانب سے موصول ہونے والے آخری پیغامات میں سے ایک پیغام تھا۔اس پیغام کے کچھ ہی دیر بعد آبدوز کے تباہ ہونے کے نتیجے میں اس میں سوار پانچوں افراد مارے گئے تھے۔امریکی کوسٹ گارڈ کے تفتیش کاروں کا کہنا ہے کہ یہ پیغام اس آخری مواصلات کا حصہ ہے جس کا تبادلہ ٹائٹن آبدوز کا اس مرکزی بحری جہاز پولر پرنس کے درمیان ہوا جس کے ذریعے اسے سمندر کی تہہ میں اتارا گیا تھا۔ تحقیقات کے مطابق اس آخری مواصلاتی رابطے کے بعدان کا رابطہ ٹوٹ گیا تھا۔پیر کے روز شروع ہونے والی امریکی کوسٹ گارڈ کی انکوائری کی سماعت کے موقع پر ریموٹ کنٹرول سے چلنے والی گاڑی سے لی گئی ٹائٹن آبدوز کی ایک تصویر بھی پہلی بار دکھائی گئی جس میں آبدوز کی ٹیل کون سمندر کی تہہ میں پڑی دیکھی جا سکتی ہے۔جون 2023 میں بحراوقیانس میں ٹائٹن کو ٹائٹینک کے ملبے کی جانب سفر شروع کیے دو گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے کہ آبدوز تباہ ہوگئی تھی۔اس حادثے میں دو پانچ افراد مارے گئے تھے۔ اس پر سوار پانچ مسافروں میں نژاد کاروباری شخصیت شہزادہ داداوران کے بیٹے سلیمان داد کے علاوہ برطانوی ارب پتی بزنس مین اور مہم جوہمیش ہارڈنگ اوراس تفریحی مہم کا انتظام کرنے والی کمپنی اوشین گیٹ کے چیف ایگزیکیٹو سٹاکٹن رش اور فرانسیسی غوطہ خور شامل تھے۔گذشتہ برس جون میں ٹائٹینک کے ملبے کی جانب جانے والی ٹائٹن آبدوز کے زیر آب تباہ ہونے کی وجوہات جاننے کے لیے پیر کو امریکہ میں کوسٹ گارڈ کی جانب سے دو ہفتے پر محیط انکوائری کا آغاز کیا گیا ہے۔ان تحقیقات کا مقصد ٹائٹن واقعے کے حقائق سے پردہ اٹھانا اور مستقبل میں ایسے سانحات کی روک تھام کے لیے سفارشات پیش کرنا ہے۔ تفتیش کاروں نے ٹائٹن آبدوز کے سفر جیسے ایک فرضی سفر کا منظر پیش کیا۔اس فرضی سفر میں ٹائٹن اوراس کے مرکزی جہاز پولر پرنس کے درمیان ہونے والے ٹیکسٹ پیغامات کا تبادلہ بھی شامل ہے۔ٹائٹن نے مقامی وقت کے مطابق 09:17 پر اپنے سفر کا آغاز کیا۔ پولر پرنس پر موجود معاون عملے نے ٹائٹن سے اس کی گہرائی اور وزن کے بارے میں پوچھا،اور ساتھ ہی یہ بھی کہ آیا وہ پولر پرنس کو اپنے آبدوز کے ڈسپلے پر اب بھی دیکھ سکتے ہیں یا نہیں۔اگرچہ ٹائٹن اور پولر پرنس بحری جہاز کے درمیان مواصلات رابطہ کافی خراب یا کمزور تھا تاہم سفر شروع ہونے کے تقریبا ایک گھنٹے بعد ٹائٹن کی جانب سے بحری جہاز پر پیغام موصول ہوا کہ یہاں سب اچھا ہے۔ٹائٹن سے آخری پیغام مقامی وقت کے مطابق 10:47 پر 3,346 میٹر کی گہرائی سے بھیجا گیا تھا، یہ بتانے کے لیے کہ انھوں نے ساتھ بندھے دو وزن گرا دیے ہیں۔ اس کے بعد رابطہ منقطع ہو گیا۔ تفتیش کاروں نے ٹائٹن کا ایک تاریخی جائزہ پیش کیا۔انھوں نے بتایا کہ آبدوز کے باہری خول کی کبھی بھی کسی تھرڈ پارٹی سے ٹیسٹنگ نہیں کروائی گئی اور اسے سٹوریج کے دوران موسم اور دیگر عناصر کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا تھا۔اس کے علاوہ تفتیش کاروں نے حادثے سے پہلے کی ٹائٹن کی مہمات کے دوران آبدوز کو پیش آنے والے سنگین مسائل کا بھی تذکرہ کیا۔سنہ 2021 اور سنہ 2022 میں ٹائٹینک کے ملبے تک جانے والی 13 مہمات کے دوران ٹائٹن کو مجموعی طور پر 118 مرتبہ مختلف آلات میں خرابی کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ان میں پانی سے باہر نکالتے وقت آبدوز کے سامنے والے حصے کا گر جانا، اس کے تھرسٹرز کا 3,500 میٹر سے زیادہ گہرائی میں کام نہ کرنا اور ایک غوطے کے دوران اس کی بیٹریوں کا ختم ہو جانا جس کی وجہ سے اس کے مسافر 27 گھنٹوں تک اندر پھنسے رہ گئے تھے۔ٹائٹن کو بنانے والی کمپنی اوشن گیٹ کو اس سے قبل ٹائٹن کے ڈیزائن کے انتخاب، اس کے حفاظتی ریکارڈ اور ضوابط کی پابندی پر تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔کمپنی کے سابق انجینئرنگ ڈائریکٹر ٹونی نیسن کا کہنا ہے کہ انھوں نے جو شواہد دیکھے ہیں وہ پیشہ ورانہ اور ذاتی دونوں لحاظ سے کافی پریشان کن تھے۔ٹونی نیسن نے دعوی کیا کہ انجینئرنگ کے بیشتر فیصلوں پر اوشین گیٹ کے آنجہانی سی ای او سٹاکٹن رش کا فیصلہ حرفِ آخر ہوتا تھا اور ان کے ساتھ کام کرنا کافی مشکل تھا۔سٹاکٹن خود بھی حادثے کا شکار ہونے والی آبدوز پر سوار تھے۔ان کا کہنا ہے کہ سٹاکٹن ہر اس بات کے لیے لڑتے تھے جو وہ چاہتے تھے اور وہ اس پر بالکل بھی سمجھوتہ کرنے کو راضی نہیں ہوتے تھے۔ٹونی نیسن کے مطابق زیادہ تر لوگ آخر کار سٹاکٹن سے ہار مان کر پیچھے ہو جاتے تھے۔اس حادثے کے بعد اوشن گیٹ نے تمام مہمات اور کمرشل آپریشنز معطل کر دیے تھے۔کمپنی کا کہنا ہے کہ ان کے پاس فی الحال کوئی کل وقتی عملہ نہیں ہے لیکن انکوائری میں ایک وکیل ان کی نمائندگی کرے گا۔یاد رہے کہ اس سے قبل بھی اوشیئن گیٹ کمپنی کے مالک سٹاکٹن رش کو ٹائٹن آبدوز سے متعلق متعدد بار خدشات سے آگاہ کیا گیا لیکن انھوں نے ان کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے رد کر دیا تھا۔یہ انکشاف گذشتہ برس ٹائٹن آبدوز کے حادثے کے بعد ایک ماہر کی جانب سے سنہ 2018 میں بھیجی جانے والی ای میلز کے سامنے آنے کے بعد ہوا تھا۔راب مکلم نے اوشیئن گیٹ کے سی ای او سٹاکٹن رش سے کہا تھا کہ وہ اپنے کلائنٹس کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رہے ہیں اور انھوں نے آبدوز کا استعمال اس وقت تک روکنے کا مشورہ دیا تھا جب تک اسے کوئی خودمختار ادارہ جانچ نہیں لیتا۔بی بی سی نے یہ پیغامات دیکھے ہیں جن کے جواب میں سٹاکٹن رش نے کہا کہ وہ ایسے ماہرین سے تنگ آ چکے ہیں جو جدت کا راستہ روکنے کے لیے حفاظت کے موقف کو استعمال کرتے ہیں۔راب مکلم نے بی بی سی کو بتایا ہے کہ پیغامات کا یہ تبادلہ اس وقت تھم گیا تھا جب اوشیئن گیٹ کمپنی کے وکلا نے قانونی کاروائی کی دھمکی دی تھی۔مارچ 2018 میں انھوں نے سٹاکٹن رش کو ای میل میں لکھا تھا کہ میرے خیال میں آپ خود کو اور اپنے کلائنٹس کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ ٹائٹینک تک پہنچنے کی ریس میں آپ اسی مشہور محاورے کی مثال بن رہے ہیں کہ وہ ڈوب نہیں سکتی۔اپنے جوابی پیغامات میں سٹاکٹن رش نے ٹائٹن سے جڑے خدشات اور تنقید پر مایوسی کا اظہار کی تھا۔ سٹاکٹن رش اس آبدوز میں سوار تھے جو پانچ مسافروں سمیت زیر سمندر تباہ ہوگئی ہے۔پیر کو شروع ہونے والی سماعت 15 ماہ سے جاری تحقیقات کی پہلی عوامی سماعت ہے۔ٹائٹن حادثے کے بعد اٹھنے والے سوالات جن کے جوابات اب تک نہیں مل سکے ہیں نے حفاظت اور زیر سمندر کی نجی تلاش کے ضابطے پر ایک طویل بحث کو جنم دیا ہے۔توقع کی جا رہی ہے کہ کوسٹ گارڈ کے میرین بورڈ آف انویسٹی گیشنز (ایم بی آئی) اوشن گیٹ کے 10 سابق ملازمین بشمول شریک بانی گیلرموسوہنلین ،اور سمندری حفاظت اور سمندر کے اندر تلاش کے ماہرین کے بیانات قلمبند کرے گی۔اتوار کے روز ایم بی آئی کے چیئرمین کا کہنا تھا کہ میرین بورڈ آف انویسٹیگیشن امریکہ میں سمندری ہلاکتوں کے بارے میں انکوائری کا سب سے معتبر ادارہ ہے جو ہر سال تقریبا ایک سماعت کرتا ہے۔جیسن نیوبار کا کہنا ہے کہ ہزاروں تحقیقات میں سے ایک ٹائٹن کی سطح کا معاملہ ہوتا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ انھیں امید ہے کہ اس سماعت سے سانحے کی وجوہات پر روشنی ڈالنے میں مدد ملے گی اور مستقبل میں اس طرح کے حادثوں کو روکا جا سکے گا۔کوسٹ گارڈ اور نیشنل ٹرانسپورٹیشن سیفٹی بورڈ کے اعلی عہدیداروں کے بورڈ کو دیوانی جرمانے کی سفارش کرنے یا فوجداری مقدمہ چلانے کے لیے امریکی محکمہ انصاف کو ریفرل کرنے کا اختیار ہے۔

غزل

سوزغم دے کے مجھے اس نے یہ ارشاد کیا
جا تجھے کشمکش دہر سے آزاد کیا
وہ کریں بھی تو کن الفاظ میں تیرا شکوہ
جن کو تیری نگہ لطف نے برباد کیا
دل کی چوٹوں نے کبھی چین سے رہنے نہ دیا
جب چلی سرد ہوا میں نے تجھے یاد کیا
اے میں سو جان سے اس طرز تکلم کے نثار
پھر تو فرمایئے کیا آپ نے ارشاد کیا
اس کا رونا نہیں کیوں تم نے کیا دل برباد
اس کا غم ہے کہ بہت دیر میں برباد کیا
اتنا مانوس ہوں فطرت سے کلی جب چٹکی
جھک کے میں نے یہ کہا مجھ سے کچھ ارشاد کیا
میری ہر سانس ہے اس بات کی شاہد اے موت
میں نے ہر لطف کے موقع پہ تجھے یاد کیا
مجھ کو تو ہوش نہیں تم کو خبر ہو شاید
لوگ کہتے ہیں کہ تم نے مجھے برباد کیا
کچھ نہیں اس کے سوا جوش حریفوں کا کلام
وصل نے شاد کیا ہجر نے ناشاد کیا

سید اُسامہ خمدانی

ہندوستان میں خواتین و بچوں کا استحصال

عارف عزیز (بھوپال)

ہندوستان کو سارے جہاں سے اچھا کہنے والے بھی اس حقیقت سے منکر نہ ہونگے کہ یہاں عام عورتوں اور غریب بچوں کا بڑے پیمانہ پر استحصال ہو رہا ہے جس کے نتیجہ میں دونوں طبقے طرح طرح کے ظلم و زیادتی کا شکار بن رہے ہیں، عورتوں کے معاملے میں ہمارا قومی پریس اور مسلم دشمن عناصر سب سے زیادہ ذمہ دار مسلم پرسنل لا کو قرار دیتے ہیں کہ وہ اس کی وجہ سے مسلم مردوں کو چار چار عورتوں سے نکاح کی اجازت دیکر مسلم عورت کو لونڈی بنا دیا گیا ہے حالانکہ حقیقت یہ نہیں مسلمانوں میں چار عورتوں سے نکاح کی اجازت ضرور ہے لیکن ایک سے زیادہ عورتیں رکھنے کا اوسط مسلمانوں سے کہیں زیادہ اکثریت کے بعض طبقوں میں پایا جاتا ہے، گزشتہ دنوں کیا گیا ایک سروے مظہر ہے کہ گجرات کے ہندوؤں میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کا تناسب مسلمانوں سے کہیں زیادہ ہے، اسی طرح جہیز کے لئے خواتین کو زندہ جلا دینے یا خودکشی کرنے پر مجبور کردینے کی لعنت بھی مسلمانوں کے برعکس دوسروں میں زیادہ ہے، پھر بھی قومی پریس اور اکثریت کے جارح عناصر اپنے گریباں میں منہ ڈالنے کے بجائے مسلم اقلیت کو ہدف تنقید بنانے سے نہیں چوکتے، اب تو دوران حمل جنس کی شناخت کے طریقہ نے صنفِ نازک کی نسل کشی کو کافی آسان کردیا ہے، جس کی وجہ سے مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی تعداد مسلسل کم ہو رہی ہے اور جینیوں میں یہ تناسب بہت کم ہوگیا ہے۔ معصوم بچوں کے استحصال کے نت نئے طریقہ بھی تلاش کرلئے گئے ہیں جس کے نتیجہ میں ہمارا ملک اس برائی کا سب سے بڑا مرکز بن گیا ہے۔

۲۰۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کے ڈیڑھ کروڑ نونہال محنت و مشقت کے مختلف کاموں میں لگے ہوئے ہیں جنہیں دو وقت کی روٹی اور ایک لنگوٹی کیلئے دس بارہ گھنٹے مزدوری کرنا پڑتی ہے اور یہ سب اس دیش میں ہو رہا ہے جہاں کروڑوں بالغ آج بیروزگار ہیں مگر ان کو کام نہیں ملتا، اس کے بجائے معصوم بچوں کو اس لئے کام پر لگادیا جاتا ہے کہ ان کی اجرت کافی کم ہوتی ہے علاوہ ازیں لیبر قوانین اور ٹریڈ یونین کے دوسرے جھمیلے بھی دامن گیر نہیں ہوتے۔ نہ چھوٹے بچے کام کے اوقات کے بارے میں نخرے کرتے ہیں بلکہ ہر ظلم وستم کو خاموشی سے برداشت کرلینے کا مادہ ان میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

مزدور بچوں کی تعلیم و تربیت تو دور رہی انہیں بھٹیوں کے سامنے سخت تپش و آگ میں کام کرنا پڑتا ہے ایسے نازک و خطرناک کام بھی ان سے لئے جاتے ہیں جن سے اکثر بچوں کے اعضاء کو نقصان پہونچ جاتا ہے تو وہ اپاہج بن کر مزید استحصال کا شکار ہوجاتے ہیں، حالانکہ بچوں کی مزدوری کے بارے میں قانون پہلے سے موجود ہیں اور دستور میں اس کے خلاف آئینی دفعات بھی رکھی گئی ہیں ان کے باوجود پورے ہندوستان میں بچوں سے محنت و مزدوری کرانے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، ایسے بچے کبھی بھی اچھے شہری نہیں بن سکتے جو مشینوں پر کام کرتے ہیں ان میں سے کچھ اچھے میکانک ضرور بن جاتے ہیں یا دست کاری کا کوئی ایسا ہنر سیکھ لیتے ہیں جو زندگی میں ان کے کام آتا ہے مگر تعلیم و تربیت کے نام پر وہ صفر سے آگے نہیں بڑھتے، ایسے بچوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے لیکن نہ قومی پریس کو اس کی فکر ہے نہ اکثریت کی سیاسی و سماجی تنظیموں کو اس کا احساس ہے، انہیں تو مسلم پرسنل لا کو مطعون کرنے کیلئے صرف مسلمان عورتوں کی ہمدردی سے دلچسپی ہے، اگر وہ ملک کی واقعی ترقی چاہتے ہیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کی پسماندگی پر بھی توجہ دی جائے، ان کے مردوں، عورتوں اور بچوں کے مسائل و مشکلات دور ہوں، خواہ اس کیلئے ریزرویشن کا طریقہ کیوں نہ اپنانا پڑے۔

دنیا بھر میں جمہوریت مسلسل زوال پذیر

پی ایس آئی

ایک رپورٹ کے مطابق آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے لیے عالمی انڈیکس میں 2023 میں ریکارڈ حد تک بڑی کمی واقع ہوئی جب کہ متنازع انتخابات اب عمومی عالمی رجحان بنتے جا رہے ہیں۔ سترہ ستمبر منگل کے روز جاری کردہ ایک نئی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ عالمی سطح پر ووٹر ٹرن آؤٹ میں کمی اور بڑھتے ہوئے متنازع انتخابی نتائج جمہوریت کی ساکھ کے لیے خطرہ بن رہے ہیں۔ انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ فار ڈیموکریسی اینڈ الیکٹورل اسسٹنس (آئڈیا) کی شائع کردہ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سن 2008 اور 2023 کے درمیان عالمی ووٹرز ٹرن آؤٹ 10 فیصد پوائنٹس کی کمی کے ساتھ 65.2 سے 55.5 تک جا پہنچا۔

رپورٹ میں کیا کہا گیا؟

اس سالانہ رپورٹ، جس میں 1975 سے 158 ممالک میں جمہوری کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے، اس مرتبہ انکشاف کیا گیا ہے کہ 47 فیصد ممالک نے گزشتہ پانچ سالوں میں اہم اشاریوں میں کمی دیکھی ہے، جس کی وجہ سے یہ عالمی جمہوری زوال کا مسلسل آٹھواں سال ہے۔ اس بین الاقوامی واچ ڈاگ کے مطابق وسط 2020 اور وسط 2024 کے درمیان ہر پانچ میں سے ایک قومی انتخابی عمل کو قانونی طور پر چیلنج کیا گیا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ اس مدت کے دوران ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی انتخابی عمل کے سب سے زیادہ متنازعہ پہلوں کے طور پر سامنے آئے۔ آئڈیا نامی ادارہ اپنے گلوبل اسٹیٹ آف ڈیموکریسی انڈیکسز کے لیے چار اہم زمروں یعنی حقوق، قانون کی حکمرانی اور شرکت، کا استعمال کرتے ہوئے پرفارمنس کی درجہ بندی کرتا ہے۔ اس تھنک ٹینک نے کہا ہے کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات اور پارلیمانی نگرانی سے متعلق زمرہ، جس کا نمائندگی کی کیٹیگری میں جائزہ لیا جاتا ہے، 2023 میں بدترین سال کے طور پر ریکارڈ کیا گیا۔

ٹرمپ کے قتل کی کوشش، مسلسل دھمکیوں کا ثبوت

آئڈیا نے کہا کہ امریکہ، جہاں اس سال صدارتی انتخابات ہوں گے، نے پچھلے دو سالوں میں جمہوری کارکردگی میں کچھ بحالی کا مظاہرہ کیا ہے۔

تاہم اس واچ ڈاگ نے مزید کہا کہ جولائی میں سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر قاتلانہ حملے نے مسلسل خطرات کو بھی اجاگر کیا ہے۔ ٹرمپ پر گزشتہ اتوار کو بھی ایک اور ناکام قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ اس رپورٹ کے مطابق 2015 سے امریکہ میں قابل اعتبار انتخابات، شہری آزادیوں اور سیاسی مساوات جیسے اشاریوں میں زوال آیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا، "آدھے سے بھی کم (47 فیصد) امریکیوں نے کہا کہ 2020 کے انتخابات 'آزادانہ اور منصفانہ تھے اور ملک میں بدستور گہری سیاسی صف بندی ہے۔

انتخابات اب بھی کلیدی اہمیت کی بات

آئڈیا نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بہت سے ملکوں میں لاتعداد خطرات اور تنزلی کے باوجود انتخابات فیصلہ سازوں اور فیصلہ سازی پر عوامی کنٹرول کو یقینی بنانے کے طریقہ کار کے طور پر اپنی کلیدی اہمیت برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ اس تھنک ٹینک نے مزید کہا کہ اس طرح کے انتخابات "موجودہ چیلنجوں کے باوجود جمہوریت کا سنگ بنیاد بنے ہوئے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا، "تنزلی کے اس وسیع تناظر میں تاہم بہت سے انتخابات نے اپنے اس دیرینہ وعدے کو پورا کیا کہ وہ فیصلہ سازوں پر عوام کا کنٹرول یقینی بنانے کا ذریعہ ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ سال سے بہت سے انتخابات میں دیکھا گیا کہ برسر اقتدار پارٹیاں صدارتی انتخابات اور پارلیمانی اکثریت سے محروم ہوگئیں۔ اس کے علاوہ اسی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ گوئٹے مالا، بھارت، پولینڈ، سینیگال اور بہت سے دوسرے ممالک میں حالیہ یا پچھلے انتخابات میں ووٹروں کو مؤثر انداز میں اپنی آواز بلند کرنے کا موقع ملا۔

غزل

میں ہوں اپنا تماشائی ، میں اپنی ذات میں گم ہوں
میں اک خاموش تنہائی ، انہی حالات میں گم ہوں

یہ وہ پہلو ہے جس سے صبر کا عنوان بنتا ہوں
میں چپ ہی چپ وہ گویائی ، انہی جذبات میں گم ہوں

یہی موسم ہے جو احساس کے جلوے دکھاتا ہے
ملے رت سے مسیحائی ، جبھی لمحات میں گم ہوں

نظر دامن بچا کر بھی اسی کا حوصلہ رکھے
نظر ہولے سے للچائی ، انہیں باغات میں گم ہوں

میں ہوں موقوف افسانہ ، ادھورے ہیں مرے قصے
میں لاحاصل کی سچائی ، سبھی صفحات میں گم ہوں

بساطِ فن یہی وہ تار ہی چھیڑا گیا دل سے
وہی سر اور وہ شہنائی ، انہی نغمات میں گم ہوں

میں زاہد ہوں وہ فاسق ہے، میں سچا اور سبھی کھوٹے
میں بس فرقے کا شیدائی ، میں بس بدعات میں گم ہوں

یہ عالم دے گواہی خود، فلک اسرار سب کھولے
میں ہوں بے خوف ہرجائی ، تبھی خدشات میں گم ہوں

نوید

غزل

یوں سمجھ، یہ خواب تھا عارض وہ بھی ۔۔۔ نقلی گلاب تھا عارض
یوں رونہ تو اس کے بچھڑنے پہ اس کا ملنا بھی سراب تھا عارض
زندگی کشمکش تھی سانسوں کی بس کیا تھا، جینا عذاب تھا عارض
نہ تھا نفرتوں کا تذکرہ جس میں ہم نے پڑھا ۔۔۔ وہ نصاب تھا عارض
کہاں گئے ۔۔۔ وہ لوگ محبتوں والے کیا وہ لہجہ، کیا خطاب تھا عارض
تھے اپنے مقدر میں ۔۔۔ ٹوٹتے تارے آسماں اپنا ۔۔۔ نہ مہتاب تھا عارض
ہوا معتبر جا کے تختہ دار پہ آخر وہ جو اک خانہ خراب تھا عارض
کیا وہ چہرہ تھا ۔۔۔ چاند سا چر ۵۸ کیا حسن... کیا شباب تھا عارض

ڈاکٹر جاوید اقبال عارض

صحت: کھڑے ہو کر پانی پینے سے کون سے سات مسائل ہو سکتے ہیں؟

پی ایس آئی

پانی پینا انسانی صحت کی عمومی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ پانی جسم کے مختلف کام انجام دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ان میں ہاضمہ، دوران خون، درجہ حرارت کو منتظم رکھنا اور غذائی عناصر کا جذب ہونا شامل ہے۔ علاوہ ازیں یہ جلد کی صحت، گردے کے فعالیت کو سہارا دینے اور جسم سے زہریلے مواد کے اخراج میں بھی مدد گار ہوتا ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ پانی پورے دن پیا جائے اور اسے چھوٹے گھونٹوں میں پینا بہتر ہے۔ جسمانی سرگرمی اور گرم موسم کے دوران میں جسم کو پانی کے ذریعے مرطوب رکھنے کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ انگریزی ویب سائٹ Money Control پر جاری ایک رپورٹ کے مطابق مندرجہ ذیل سات وجوہات کی بنا پر انسان کو کھڑے ہو کر پانی پینے سے گریز کرنا چاہیے:

ہاضمے کی کمزوری

کھڑے رہ کر پانی پینے سے جسم میں ہاضمے کا عمل معطل ہو سکتا ہے۔ انسان جب کھڑے ہونے کی حالت میں ہوتا ہے تو جسم میں تنا ہوتا ہے۔ اس کے سبب پانی بہت تیزی سے نظام ہاضمہ سے گزر جاتا ہے۔ اس بہا کے نتیجے میں غذا کے غیر مناسب طریقے سے ٹوٹنے اور جذب ہونے کا عمل واقع ہو سکتا ہے۔ اس طرح ہاضمے کے نظام میں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں اور انسان اپھار اور بے چینی محسوس کرتا ہے۔

گردوں پر دبا

جب انسان کھڑے ہو کر جلدی میں پانی پیتا ہے تو اس کی وجہ سے گردوں میں فلٹریشن کا ضروری عمل رہ جاتا ہے اور پھر گردوں کے اہم وظائف پر اضافی بوجھ پڑتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس دبا کے نتیجے میں گردے کی صلاحیت میں کمی ہو سکتی ہے۔ مزید یہ کہ گردے میں پتھری ہونے یا دیگر مسائل پیدا ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

جوڑوں میں سیال جمع ہونا

روایتی خیالات کے مطابق کھڑے ہو کر پانی پینے سے جسم میں سیال کا توازن بگڑ سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جوڑوں اور ہڈیوں کی مشکلات سامنے آ سکتی ہیں۔ کھڑے ہو کر پانی پینے سے جوڑوں میں سیال جمع ہو سکتا ہے۔ اس کے سبب جوڑوں کی سوزش (سوجن) یا عضلاتی نظام کے دیگر مسائل جنم لے سکتے ہیں۔

دل کی تھکاوٹ

کھڑے ہو کر پانی پینے سے جسم کو معمول سے زیادہ تیزی کے ساتھ سیال کو عمل سے گزارنا پڑتا ہے جس کے نتیجے میں الیکٹرولائٹس کا توازن خراب ہو سکتا ہے۔ اسی طرح تیزی سے پانی پینے سے انسانی دل محفوظ دوران خوان اور سیالوں کا توازن برقرار رکھنے کی کوشش میں تھکن کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں دل اور شریانوں کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

اعصابی نظام کا منفی طور متحرک ہونا

کھڑے ہو کر پانی پینے سے اعصابی نظام کی خود کار سرگرمی بڑھ سکتی ہے جو جسم کے تنا کی صورت میں رد عمل کی ذمے دار ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں دل کی دھڑکن بڑھ سکتی ہے اور بلڈ پریشر میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ یہ عمل عمومی صحت پر منفی اثرات ڈال سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جسم کے لیے آرام کرنا اور نارمل صورت میں کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

حلق میں کھنچا

کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے سے یہ غذا کی نالی کے نچلے حصے پر زیادہ قوت سے ٹکرا سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں بے چینی یا حلق میں عارضی کھنچا محسوس ہو سکتا ہے۔ بالخصوص بڑے گھونٹ پینے کی صورت میں یہ پریشانی مزید نمایاں ہو سکتی ہے۔ اس طرح انسان گلے میں خراش محسوس کر سکتا ہے اور نگلنے کے قدرتی عمل میں رکاوٹ ہو سکتی ہے۔

اپھار کا خطرہ بڑھ جانا

کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے سے پانی تیزی سے پیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں پانی کے ساتھ زیادہ ہوا اندر جا سکتی ہے۔ یہ ہوا ہاضمے کے نظام میں جمع ہو کر پیٹ کے اندر اپھار، گیس اور بے چینی پیدا کر سکتی ہے۔ جسم اس اضافی ہوا کو نکالنے میں مشکل کا سامنا کر سکتا ہے۔ اس سے انسان کو پیٹ بھرے ہونے یا معدے کے پھولنے کا احساس ہوتا ہے اور وہ بے چینی کا شکار ہو جاتا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی سے زبردست خطرات

عارف عزیز (بھوپال)

آج جس برق رفتاری سے دنیا بدل رہی ہے اسی تیزی سے انسانی ذہن و مزاج بھی تبدیل ہو رہا ہے یہی انسانی ذہن کہیں رات کو دن اور گرمی کو سردی سے بدلنے میں مصروف ہے تو کہیں پرندوں سے تیز اڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچ جانے میں اپنی عقل کا استعمال کر رہا ہے۔ خدائے تعالیٰ نے انسان کو یہ عقل مخلوق کی فلاح و بہبود کیلئے عطا کی تھی مگر اندازہ یہ ہو رہا ہے کہ یہی شعور اس کے لئے مسائل بلکہ تباہی کا سبب بن گیا ہے کیونکہ صنعت کاری، شہروں کی غیر معمولی آبادی اور دیگر ترقیات کے باعث ماحول کی خرابی نے اس کی زندگی میں سنگین عدم توازن قائم کر دیا ہے۔

ہمارا ملک بھی انہی مسائل سے دوچار دینا کا ایک حصہ ہے جہاں جنگلات کاٹے جا رہے ہیں زرخیز مٹی برباد ہو رہی ہے، صنعتی فضلات کے باعث پینے کا صاف پانی اور فضا مسموم ہو رہی ہے جبکہ ماحول کی یہ کثافت کسی زہریلی شے سے کم نہیں ہے کیونکہ کارخانوں کی چمنیوں سے اٹھتا ہوا دھواں، ہوائی جہاز سے چھوڑی جانے والی گیس، سواریوں کے ایندھن جلنے سے پیدا ہونے والی سمیت میں کاربن، نو اکسائڈ، سلفر ڈائی اکسائڈ، نائٹروجن اکسائڈ اور سیسہ پایا جاتا ہے جس سے انسان طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو رہا ہے اسی طرح صنعتی اور شہری کثافت سے آلودہ پانی بھی انسانی زندگی کیلئے انتہائی خطرناک ہے مگر ملک کی ۸۰ فیصد آبادی جو دیہات میں رہتی ہے اور جہاں صاف پانی کی فراہمی ایک مسئلہ بنی ہوئی ہے اس کی بڑی تعداد عموماً آلودہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہے۔ یہی حال کارخانوں، سڑکوں، بازاروں اور سواریوں کے ذریعہ پیدا ہونے والے شور کا بھی ہے جو انسانی اعصاب کو تیزی سے متاثر کر رہا ہے۔

انسانی صحت کیلئے مذکورہ اشیاء ہی خطرناک نہیں بلکہ بے تحاشہ استعمال میں آنے والی کیمیائی اشیاء، دوائیں، کیڑے مار ادویہ، پلاسٹک پیکنگ اور آرائشی سامان وغیرہ بھی ایسی چیزیں ہیں جن سے آلودگی پیدا ہو رہی ہے اور صحت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں جو ایک دن کینسر جیسے موذی کا مرض کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔

انسانی جسم کا نظام کچھ اس طرح کا ہے کہ اگر اس میں زہر بھی داخل ہو جائے تو ایک خاص مقدار تک وہ اس کا دفاع کر سکتا ہے چنانچہ کیمیاوی آلودگی، فضائی کثافت، پانی کی سمیت اور شور کا بھی وہ مقابلہ کرتا رہتا ہے لیکن ان سب کا حد سے تجاوز ایک دن اس کے لئے ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ مذکورہ آلودگیوں کے خلاف ضروری اقدامات عمل میں لائے جائیں اور قانون وقواعد مرتب کرتے وقت ملک کے عام حالات اور یہاں کے عام ذہن کا لحاظ رکھا جائے ویسے قانون سازی سے ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانا آسان نہیں اس کے لئے تو عوام کی تربیت ضروری ہے۔ جو حفظان صحت کے امور سے متعلق ان میں شعور پیدا کر دے اور یہ آگاہی بھی کہ اگر انہوں نے اپنے ماحول کو صاف وشفاف نہ رکھا تو ایک دن وہ ان کی ہلاکت کا باعث بن جائے گا۔

نظم

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی

سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سکھلائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ دشمن کو حیات جاوداں دے دی
سلام اس پر، ابو سفیان کو جس نے اماں دے دی
سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اس پر، ہوا مجروح جو بازار طائف میں
سلام اس پر، وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر، جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر، جو امت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر، جو فرش خاک پر جاڑے میں سوتا تھا
سلام اس پر جو دنیا کے لئے رحمت ہی رحمت ہے
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت ہے
سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھردیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی
سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہ دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی
سلام اس پر، شکستیں جس نے دیں باطل کی فوجوں کو
سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا
سلام اس پر کہ جو خود بدر کے میدان میں آیا
سلام اس پر کہ جس کا نام لیکر اس کے شیدائی
الٹ دیتے ہیں تخت قیصریت، اوج دارائی
سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا، سرفروشی کے فسانے میں
سلام اس ذات پر، جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالد و حیدر کے افسانے
درود اس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
درود اس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی
درود اس پر کہ جس کے تذکرے ہیں پاک بازوں میں
درود اس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں
درود اس پر، جسے شمع شبستان ازل کہئے
درود اس ذات پر، فخرِ بنی آدم جسے کہئے

صلی اللہ علیہ وسلم

ماہر القادری

تعلیمی اداروں کو بامقصد بنائیے

ڈاکٹر سراج الدین ندوی
ناظم جامعۃ الفیصل۔ بجنور، یوپی
9897334419

عموماً تعلیمی اداروں کا قیام لوگ اس لیے کرتے ہیں کہ بچوں کو معلومات فراہم کی جائیں یعنی صرف ڈگری کا حصول ان کا مقصود ہوتا ہے تا کہ وہ اچھی پیشہ ورانہ زندگی گزار سکیں اور زیادہ سے زیادہ پیسہ کما سکیں چنانچہ طلبہ ہر وقت لکھنے پڑھنے میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی پوری توجہ اپنی قابلیت بڑھانے اور زیادہ سے زیادہ نمبرات حاصل کرنے پر مرکوز رہتی ہے۔ جن لوگوں کا مقصد محض حصول علم ہوتا ہے، ایسے لوگ سماج کے لیے زیادہ مفید ثابت نہیں ہو پاتے بلکہ بسا اوقات معاشرہ کے لیے نقصان کا سبب بن جاتے ہیں۔ اس بے مقصد تعلیم کے سلسلہ میں اکبر الہ آبادی نے کہا تھا۔

ہم کیا کہیں احباب کیا کارنمایاں کر گئے
بی، اے ہوئے، نوکر ہوئے، پنشن ملی اور مر گئے

ایک انجینئر بلڈنگ کی تعمیر کراتے ہوئے اس کی پائیداری کے بارے میں کم اپنی جیب بھرنے کے بارے میں زیادہ سوچتا ہے۔ اسی طرح ایک ڈاکٹر کو مریض کی بیماری سے زیادہ اس کی جیب سے پیسہ نکالنے کی فکر ہوتی ہے۔

ہمارے دینی تعلیمی ادارے جنہیں عموماً ''مدارس اسلامیہ'' کہا جاتا ہے وہاں بھی نصابی کتب کی تکمیل، علوم کی صیانت وحفاظت اور اپنے مسلک کی ترجیح و برتری مقصود ہوتی ہے۔

ایک بار علی الصباح مفتی محمد شفیع عثمانی علیہ الرحمۃ، حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کمرے میں ان سے ملاقات کے لیے گئے تو دیکھا کہ علامہ بہت فکر مند بیٹھے ہیں۔ مفتی صاحب نے پوچھا، حضرت آپ متفکر نظر آرہے ہیں، کیا معاملہ ہے؟ علامہ نے فرمایا:۔ ''مجھے اس بات کا غم ہے کہ ہم نے اپنی عمر ضائع کردی۔'' مفتی صاحب نے کہا۔ ''حضرت آپ نے تو دین اسلام کی بڑی خدمت کی ہے، علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت میں آپ کا بڑا رول ہے۔ آپ کے ہزاروں شاگرد پوری دنیا میں دین کی اشاعت وتبلیغ اور درس وتدریس میں مصروف ہیں۔'' علامہ نے فرمایا: ''اصلاً جو کام کرنے کے ہیں، ہم نے ان میں سے کوئی کام نہیں کیا، ہم نے اپنی پوری صلاحیتیں **''حنفیت''** کی ترجیح ثابت کرنے میں صرف کردیں۔''

آج ہندوستان کے دینی مدارس میں قرآن و حدیث کو بھی مسلکی نقطہ نظر سے پڑھایا جاتا ہے۔ ہر مسلک والے اپنے اپنے مسلک کی ترجیح پر زور واستدلال صرف کرتے ہیں۔ تعلیمی نظام ونصاب میں بدلتے حالات کے پیش نظر معمولی تبدیلی بھی انھیں گوارا نہیں۔ یہ وہ صورت حال ہے جس کی وجہ سے ہمارے مدارس زندہ ومتحرک قیادت پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔

جو مدارس یا اسکول بچوں کی تعلیم کے ساتھ ان کی تربیت اور بدلتے حالات کے تناظر میں نصاب و نظام میں کوئی تبدیلی بھی کرتے ہیں تو ان کے سامنے بھی کوئی وژن اور بلند مقصد نہیں ہوتا ہے، نہ ہی وسائل اس کے مطابق ہوتے ہیں۔ مقاصد و وسائل کا فقدان ان کی کوششوں کو بھی زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہونے دیتے۔

تعلیمی اداروں کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ تعلیم کا مقصد (Vision) اس کے بانیان اور اساتذہ کے سامنے واضح ہو اور اسی کے مطابق وسائل بھی مہیا ہوں تا کہ اداروں کا معیار بھی بلند ہو سکے اور اس کے بہتر نتائج (Output) بھی حاصل ہو سکیں۔

بعض ماہرین تعلیم نے جو مقاصد بیان کیے ہیں انھیں مختصراً یہاں بیان کیا جا رہا ہے۔

☆ ارسطو کے نزدیک تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ انسان مخلصانہ نیکیاں کر کے مسرت و شادمانی حاصل کرے۔

☆ ڈیوڈسن (Davidson) کا ماننا ہے کہ تعلیم کا بنیادی مقصد شعوری ارتقاء ہے۔

☆ مانٹین (Mountain) کے بقول تعلیم ایک ایسا فن ہے جس کے ذریعہ ماہر خصوصی نہیں بلکہ انسان بنائے جاتے ہیں۔

☆ ہر مارٹ (Hermart) کے نزدیک تعلیم کا اعلیٰ مقصد اخلاق کی تعمیر ہے۔

☆ فروبل (Frobel) کے نزدیک تعلیم کا مقصد انسان کو پرخلوص اور پاک صاف زندگی گزارنے کے قابل بنانا ہے۔

☆ پین (Pen) کے بقول تعلیم کے ذریعہ مثالی انسان کی تکمیل ہے۔

☆ ایڈیسن (Edisan) کے نزدیک تعلیم کی غرض وغایت یہ ہے کہ انسان کی روح کو اس طرح تراشا جائے جیسے پتھر کو تراش کر سنگِ مرمر تیار کیا جاتا ہے۔

☆ آرکٹ (Orcket) کہتا ہے کہ تعلیم کا مقصد قوت وصلاحیت کی تربیت کرنا ہے۔

☆ کارل مارکس (Karl Marx) اور اشتراکیوں کے نزدیک تعلیم کا مقصد انسان کو بے نفس خادم اور معاشی حیوان بنانا ہے۔

☆ سرسید کے نزدیک تعلیم کا یہ مقصد تھا کہ معاشرہ کی دینی سطح بلند ہو اور معاشرتی و اقتصادی حالت بہتر سے بہتر ہو۔

☆ مولانا افضل حسینؒ کے نزدیک تعلیم کا مقصد انسان کو اللہ کا صالح بندہ بنانا ہے۔

مذکورہ مقاصد تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم کا مقصد انسانی جذبات واحساسات اور اخلاق واعمال کی ایسی تربیت کرنا کہ وہ ایک مکمل انسان بن جائے جو خود اپنے لیے اور معاشرہ و ریاست کے لیے مفید ہو اور وہ اپنی زندگی اللہ کے بندے کی حیثیت سے گزار سکے۔

تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ انسان کو اس کے مقصد وجود سے متعارف کرایا جائے۔ اپنے خالق سے اس کی شناسائی کرائی جائے۔ اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ اسے کیوں پیدا کیا گیا ہے؟ اس کے فرائض و اختیارات کیا ہیں؟ خالق کی جانب سے اس کی رہنمائی کا کیا نظم کیا گیا ہے؟ اور وہ کس کے سامنے جوب دہ ہے؟ طلبہ کو اگر ان سوالوں کا جواب تشفی بخش دے دیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ طلبہ اپنی عملی زندگی میں تمام دنیا کے لیے خیر کا سرچشمہ ہوں گے۔ وہ گھر میں ایک اچھے بیٹے کا فرض نبھائیں گے، وہ اپنی اولاد کے لیے نمونہ ہوں گے۔ وہ اپنے بھائیوں، عزیزوں اور اپنے ہمسائیوں کے معاون و مددگار ہوں گے۔ وہ مریضوں سے ہمدردی رکھنے والے ڈاکٹرس ہوں گے۔ وہ عوام کی فلاح چاہنے والے منتظم ہوں گے، وہ ملک کی سلمیت، اور اس کے استحکام کے لیے اپنا سب کچھ قربان کردینے والے فوجی ہوں گے اور وہ اپنی رعایا کے سکھ، چین کے لیے راتوں کو ان کی خبر گیری کرنے والے حاکم اور فرماں روا ہوں گے۔ اس لیے تعلیمی اداروں کو اپنے نظام تعلیم میں مذکورہ بالا سوالوں کے جوابات پر مشتمل نصاب تعلیم کا تعین کرنا چاہئے۔

موجودہ دور میں ساری دنیا میں بالعموم اور بھارت میں بالخصوص عوام اور حکام کے اندر کرپشن اور بدکرداری کے جو جراثیم پائے جاتے ہیں ان کی وجوہات میں سب سی بڑی وجہ تعلیمی نظام میں اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے والی درسیات اور ایسے اساتذہ کا فقدان ہے جو طلبہ کے لیے مثال اور نمونہ ہوں۔ بھارت میں ہر بیس منٹ پر عصمت دری کا واقعہ ہو رہا ہے اور ان میں سے بہت سے واقعات میں عصمت کے لٹیرے وہ ہیں جن کے پاس اعلیٰ تعلیمی اسناد ہیں۔ ڈاکٹرس اپنی نرسوں کے ساتھ، اساتذہ اپنی شاگردوں کے ساتھ، سرکاری بس ڈرائیور اپنے مسافروں کے ساتھ یہ گھناؤنا جرم کر رہا ہے۔ کلکتہ ریپ کیس تو محض ایک نمونہ ہے، دیش میں نہ جانے کتنے حادثات ہیں جو رپورٹ تک نہیں ہوتے تازہ واقعہ ایک فوجی کی بیوی کا ہے جس نے خلاصہ کیا ہے کہ ایک پولس آفیسر نے اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی ہے۔ حد یہ ہے کہ کرناٹک ہائی کورٹ کے جج کی جانب سے ایک خاتون وکیل کے لیے غیر مہذب الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ جس کا سپریم کورٹ نے از خود نوٹس لیا ہے۔ بدعنوانی، ملاٹ وجمع خوری، رشوت و کالا بازاری جیسے جرائم کے بارے میں تو آج کوئی گفتگو تک نہیں کرتا اس لیے کہ بھارتی سماج ان سے بڑے جرائم میں ملوث ہے۔

آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے تعلیمی نظام پر از سر نو غور کریں۔ اسکول اور کالج ہی وہ فیکٹریاں جہاں انسان ڈھالے جاتے ہیں۔ یہ فیکٹریاں ہی اگر خراب پارٹس بنانا شروع کردیں گی، تو سماج کو اچھے انسان کہاں سے میسر آئیں گے۔ حکومت کو تمام عصبیتوں سے بالاتر ہو کر تعلیم کے شعبہ کی تطہیر کرنا چاہئے۔

کیوں انسانی بستیوں میں جنگلی جانوروں کی مداخلت بڑھ رہی ہے؟

سلمیٰ راضی
منڈی، پونچھ

خطہ جموں کے ضلع پونچھ کے دیہی علاقوں میں حالیہ مہینوں کے دوران ریچھوں اور جنگلی سوروں کے حملوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس کی وجہ سے یہاں کی مقامی آبادی شدید خوف و ہراس کا شکار ہوگئی ہے۔ فصلیں، مویشی اور کبھی کبھار انسانی جانیں بھی ان جنگلی جانوروں کے حملوں کی زد میں آرہی ہیں، جس کی وجہ سے لوگوں کی روزمرہ کی زندگی بری طرح متاثر ہورہی ہیں۔ سوال یہ اٹھتا ہے کہ آخر کیوں انسانی بستیوں میں جنگلی جانوروں کی مداخلت بڑھتی ہی جارہی ہے؟ دراصل، پونچھ کی بات کریں تو یہاں کے جنگلات اور پہاڑی علاقوں میں رہنے والے ریچھ اور جنگلی سوور اپنے قدرتی مسکن کی کمی کے باعث خوراک کی تلاش میں دیہی علاقوں کا رخ کر رہے ہیں۔ جنگلات کی کٹائی، موسمیاتی تبدیلیاں اور قدرتی وسائل کی کمیاں جیسے عوامل ان جانوروں کو انسانی بستیوں کی طرف لے جارہے ہیں، جس کی وجہ سے مقامی کسانوں کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔

یہ جانور رات کے وقت کھیتوں میں گھس کر فصلوں کو تباہ کر دیتے ہیں اور مویشیوں پر بھی حملے کرتے ہیں۔ حالیہ مہینوں میں کئی ایسے واقعات سامنے آئے ہیں جہاں ریچھوں نے گاؤں کے قریب لوگوں پر حملہ کیا، جس کی وجہ سے کئی افراد زخمی ہو چکے ہیں اور کچھ کی جان بھی جا چکی ہے۔ ضلع پونچھ کے اکثر دیہی علاقوں کے لوگوں کے خیالات اور تاثرات یہ ہیں کہ ہمارے سرحدی ضلع پونچھ کے جنگلوں میں کالے ریچھوں اور خنزیروں کو باہر سے لاکر چھوڑ دیا گیا ہے۔ وہ اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے یہ دلیل دے رہے ہیں کہ یہاں ماضی میں بھی ریچھ ہوا کرتے تھے مگر انسانی شور وغل اور چیخ پکار سے بھاگ جایا کرتے تھے، انسانی آبادیوں کو چھوڑ کر جنگل کی طرف اپنا رخ کرلیا کرتے تھے۔

لیکن اب جو یہ ریچھ یہاں نظر آتے ہیں وہ دو دو تین تین کا جھنڈ بنا کر ایک ساتھ چلتے ہیں۔ انسانی چیخ وپکار اور شور غل کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے، نہ ان کو کسی کی کوئی پرواہ ہی ہے۔ یہ انسانی آبادی والے علاقوں کو چھوڑنے کے لئے ہرگز بھی تیار نہیں ہیں۔ جس کی وجہ سے انسانی جانوں کو دائمی خطرہ لاحق ہے۔ انہیں جہاں بھی انسان ملتا ہے بغیر چیر پھاڑ کئے چھوڑتے نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ یہ فصل اور پھل فروٹ کو بھی تباہ کر رہے ہیں۔ دوسری جانب جن علاقوں میں خنزیر ہیں، وہ بھی جھنڈ کے جھنڈ میں چلتے ہیں اور فصلوں کی تباہی و بربادی کر رہے ہیں۔ لوگوں میں اب اس قدر خوف وہراس ہے کہ حکومتی سطح پر ان کالے ریچھوں کو مار بھگانے کے لئے قوانین بنانے کی باتیں کی جانے لگی ہیں۔ ان کا خوف پونچھ کے منڈی علاقوں کے مختلف دیہاتوں میں دیکھنے اور سننے کو مل رہا ہے۔

اس سلسلے میں بلنائی کے سابق سرپنچ 62 سالہ محمد حنیف، لوہیل بیلا کے 48 سالہ مختار احمد، چھکڑی کے سماجی کارکن یاسین شاہ اور محمد ریاض ملک کے علاوہ کئی دیگر لوگوں نے بتایا کہ 21 جولائی 2024 کو ایک مقامی باشندہ لیاقت حسین ولد محمد شریف جنکی عمر تیس سال تھی، پر جنگلی جانور نے رات کے دوران گھر کے دروازے پر حملہ کرکے انہیں شدید زخمی کردیا۔ جس میں ان کا گردن، چہرہ اور دونوں آنکھیں ختم ہوگئیں، وہ آج بھی سرینگر کے صورہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ وہیں 6 اگست 2024 کو بلاک لورن کے رہنے والے بشیر احمد شیخ ولد رحیم شیخ ساکنہ کھڑپہ جن کی عمر قریب ساٹھ سال تھی، ریچھ نے حملہ کرانہیں شدید زخمی کردیا۔ جسے علاج و معالجے کے لئے بلاک اسپتال منڈی وہاں سے صدر اسپتال پونچھ اور وہاں سے پنجاب کے امن دیپ ہسپتال تک پہونچایا گیا۔ لیکن 8 اگست کو وہ زندگی کی جنگ ہار گئے کیوں کہ زخم اتنی شدید تھے کہ وہ باور نہ ہو پائے، آخر کار وہ اپنے خاندان کو روتا بلکتا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

9 اگست کو ہی منڈی کے ہی مہار کوٹ میں 40 سالہ خاتون گلزار بی ریچھ کے حملہ میں شدید طور پر زخمی ہو گئی۔ 15 اگست 2024 کو یوم آزادی کے دن بھی ریچھ نے منڈی کے ہی براچھڑ میں حملہ کرکے دو لوگوں 45 سالہ محمد فاروق ولد محمد دین اور 23 سال کے نوجوان محمد اسحاق ولد محمد حسین کو شدید طور پر زخمی کر دیا تھا۔ جنہیں سرینگر کے صورہ اسپتال میں ریفر کر دیا گیا۔ جو اب بھی زیر علاج ہیں اور زندگی وموت کی کشمکش میں سانس لے رہے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ 24 اگست کو چکھڑی کے محلّہ بلیدہ میں ایک خاتون کو ریچھ نے اپنا نوالہ بنالیا۔ جمیلہ اختر زوجہ جمال دین 45 سالہ یہ خاتون گھاس کاٹ رہی تھی کہ ریچھ اچانک حملہ آور ہوا۔ جس کے نتیجہ میں خاتون اس قدر زخمی ہوئی کہ وہی پر دم توڑ بیٹھی۔ یہ چند انسانی زیاں نہیں بلکہ اب تک جموں وکشمیر کے دیگر اضلاع کے ساتھ ساتھ ضلع پونچھ میں سینکڑوں جانیں زیاں یا پھر اپاہج ہوچکی ہیں۔ ان میں اب تک جو بھی زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں کچھ تو فوت ہوچکے ہیں اور کچھ مہینوں تک ہسپتالوں میں زیر علاج رہ کر اپاہج اور معذوری کی زندگی بسر کرنے پر بے بس ہیں۔ علاقے کے باشندگان جن میں چوہدری سفیر احمد، کامران بشیر اور اکرم تانترے حکومت اور انتظامیہ سے مسلسل اس مدعے پر سنجیدگی سے حل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

اس حوالے سے وائیلڈ لائیف کے رینج آفیسر پونچھ جاوید عبداللہ سے بات کی گئی تو ان کا کہنا تھا کہ آئے روز ضلع پونچھ کے منڈی، لورن علاقوں سے ریچھوں کے حملوں کی لگاتار خبریں موصول ہورہی ہیں۔ تاہم ہمارے محکمہ میں وائیلڈ لائیف عملہ کی کمی ہے۔ پھر بھی ہم راجوری اور دوسرے اضلاع سے رجوع کرکے ہنگامی طور پر لورن میں ٹیم بھیجیں گے تاکہ صیح شواہد معلوم کرنے کے بعد ریچھوں کو پکڑنے یا جنگلوں کی طرف بھگانے کے لئے اقدام اٹھائے جائیں گے۔ اگر چہ انتظامیہ کی جانب سے پندرہ دنوں کے لئے ان ریچھوں کو بھگانے کے حوالے سے بہت سخت ہدایات کے ساتھ حکم نامہ بھی جاری کیا گیا تھا۔ لیکن زمینی سطح پر یہ بہت موثر ہوتا نظر نہیں آرہا ہے۔ ایسے میں جب آبادی والے علاقوں میں ریچھوں کی بھرمار انسانوں کے لئے کھلے عام خطرہ بن چکے ہوں۔ مرکزی سطح پر کچھ لائحہ عمل تیار کرکے قانون مرتب کئے جانے کی ضرورت نظر آرہی ہے کیونکہ پونچھ کے دیہی علاقوں میں بسنے والے لوگ اس صورتحال سے بے حد خوفزدہ ہیں۔

کسانوں کا کہنا ہے کہ جنگلی سوروں اور ریچھوں کے حملوں سے فصلوں کی پیداوار میں نمایاں کمی آئی ہے، جس سے ان کا ذریعہ معاش متاثر ہورہا ہے۔ لوگ رات کے وقت اپنے کھیتوں کی حفاظت کے لیے گشت کرتے ہیں، لیکن یہ جنگلی جانور اکثر گروہوں کی صورت میں حملہ کرتے ہیں، جس سے ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مقامی لوگوں کا مطالبہ ہے کہ حکومت فوری طور پر اس مسئلے کے حل کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھائے۔ جنگلی حیات کے تحفظ کے باوجود، دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے جان و مال کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ اس کے لئے متاثرہ علاقوں میں حفاظتی انتظامات کو بہتر بنائے اور لوگوں کی حفاظت کے لیے جنگلی حیات کے ماہرین کی مدد سے مؤثر حکمت عملی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ پونچھ کے دیہی علاقوں میں ریچھوں اور جنگلی سوروں کے حملے مقامی آبادی کے لیے ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔ حکومت، مقامی انتظامیہ اور پنچائت کو چاہیے کہ وہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لے اور لوگوں کی زندگیوں اور ان کے وسائل کے تحفظ کے لیے فوری اقدامات کرے تاکہ اس علاقے کی آبادی بے خوف ہوکر اپنی زندگی بسر کرسکے۔ (چرخہ فیچرس)

کیا مبینہ نسل کشی پر اکسانے کے عمل کی روک تھام کے لیے اسرائیل کی کوششیں کافی ہیں؟

پی ایس آئی
اب غزہ کو جلا دو، اس سے کم کچھ نہیں!

جب اسرائیلی پارلیمان کے ڈپٹی سپیکر نے ایکس پر یہ تبصرہ شائع کیا تو سوشل میڈیا پلیٹ فارم نے انھیں بلاک کر دیا اور ان سے اسے حذف کرنے کو کہا۔

نسیم وتوری نے ان کی بات مان لی اور اس کے بعد ان کا اکاونٹ دوبارہ فعال ہو گیا تاہم انھوں نے معافی نہیں مانگی۔ ان کا تبصرہ ایسے کئی متنازع تبصروں میں سے ایک ہے جو اسرائیل کے کچھ ہائی پروفائل شخصیات نے کیے ہیں جب سے ملک کی مسلح افواج غزہ میں فضائی حملے اور زمینی آپریشن کر رہی ہے جو کہ حماس کی جانب سے اسرائیل پر سات اکتوبر کا ردعمل ہے۔ جس دن حملے ہوئے، اس دن انھوں نے پوسٹ کیا کہ اب ہم سب کا ایک ہی مقصد ہے غزہ کی پٹی کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا۔ یہ پوسٹ، جو ابھی بھی ایکس پر نظر آ رہی ہے، جنوبی افریقہ کی جانب سے اسرائیل کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں دائر مقدمے میں شامل کی گئی ہے جس میں جنوبی افریقہ نے اسرائیل پر غزہ جنگ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ اسرائیل نے اس مقدمے کو مکمل طور پر بے بنیاد اور جانب داری اور جھوٹے دعوں پر مبنی قرار دیا ہے۔ جنوری میں عالمی عدالت انصاف نے اپنے عبوری فیصلے کے ایک حصے میں کہا ہے کہ اسرائیل کو نسل کشی پر اکسانے والے عوامی بیانات کو روکنا چاہیے۔ ویسے تو عدالت کے پاس یہ طاقت نہیں ہے کہ فیصلہ لاگو کر سکے تاہم اسرائیل نے حامی بھری ہے کہ وہ ایک رپورٹ جمع کروائے گا جس میں وہ یہ بتائے گا کہ اس نے نسل کشی پر اکسانے کے ممکنہ واقعات کی تحقیقات اور اس حوالے سے اس کی روک تھام کے بارے میں کیا اقدامات کیے۔ عدالت نے تصدیق کی ہے کہ یہ رپورٹ اسے فروری میں موصول ہوئی لیکن اس کا مواد تا حال پبلک نہیں کیا گیا ہے۔ کچھ قانونی ماہرین کا ماننا ہے کہ اسرائیل نسل کشی کے مبینہ واقعات کی تحقیقات کے لیے کوشش نہیں کر رہا۔ انسانی حقوق سے متعلق مقدمات پر کام کرنے والے اسرائیلی وکیل مائیکل سفارڈ کا کہنا ہے کہ ایسے اسرائیلی جو نسل کشی پر اکساتے ہیں یا نسل کشی سے متعلق بیانیے کا استعمال کرتے ہیں انھیں کسی بھی قسم کے احتساب کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ نسل کشی پر اکسانے کے عمل کو ثابت کرنا جو عالمی اور اسرائیلی قانون کے مطابق جرم ہے بہت مشکل سمجھا جاتا ہے۔ نسل کشی کا مطلب ہے کسی قومی، لسانی، نسلی یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کارروائیاں کرنا۔ لیکن نسل کشی پر اکسانے اور تشدد یا نسل پرستی پر اکسانے میں فرق سمجھنا اور یہ کہ بولنے کی آزادی میں کیا کچھ آتا ہے تھوڑا پیچیدہ ہے۔ بی بی سی نے عالمی عدالتِ انصاف کے فیصلے کے بعد سے متعدد ایسے واقعات کا جائزہ لیا ہے جو فیصلے کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں اور اس بارے میں قانونی ماہرین سے بھی بات کی ہے۔ حالانکہ یہ فیصلہ اسرائیل کے بارے میں تھا، ہم نے حماس کے رہنماں کی جانب سے تقریروں میں متعدد مرتبہ استعمال کی گئی زبان کا بھی جائزہ لیا ہے جس میں وہ سات اکتوبر کے حملے کو دہرانے کا اعادہ کر رہے ہیں۔ ایک فلسطین نواز انسانی حقوق کی تنظیم لا فار فلسطین جس کے محققین کا نیٹ ورک دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے اور جو اس تنازع کی نگرانی کرتے ہیں نے ایسے واقعات کا جائزہ لیا جن میں اس کا ماننا ہے کہ اسرائیلی حکام اور عوامی رہنماں نے نسل کشی پر اکسایا ہے۔ اس فہرست میں اسرائیل کے انتہائی دائیں بازو کے وزیر برائے قومی سلامتی اتامار بین گویر کے بیانات بھی شامل ہیں۔ بین گویر ایک ایسی پالیسی کی حوصلہ افزائی کرتے آ رہے ہیں جس کے مطابق فلسطینیوں کو غزہ چھوڑ دینا چاہیے اور اسرائیلیوں کو وہاں آباد ہو جانا چاہیے۔ وہ قوم پرست جماعت کے سربراہ ہیں جس پر نسلی امتیاز اور عرب مخالف پالیسیوں کی حمایت کرنے پر کڑی تنقید کی جاتی ہے۔ انھیں اسرائیلی عدالتوں سے ماضی میں نسل پرستی پر اکسانے اور دہشتگردی کی حمایت کرنے پر سزائیں سنائی جا چکی ہیں۔ یہ ان کے حکومت میں بطور وزیر کام کرنے سے پہلے کی بات ہے۔ جنوری میں عالمی عدالتِ انصاف کے فیصلے کے دو روز بعد انھوں نے ایک ایسی پالیسی کی حوصلہ افزائی کی جس میں فلسطینیوں کو غزہ چھوڑنے اور اسرائیلیوں کے وہاں آباد ہونے کے بارے میں بات کی گئی تھی۔ انھوں نے کہا تھا کہ اگر حماس کے اسرائیل پر حملے کو دہرانے سے روکنا ہے تو ہمیں گھر واپس جانا ہوگا اور علاقے (غزہ) پر قبضہ کرنا ہوگا۔۔۔ وہاں منتقلی کی حوصلہ افزائی کرنی ہوگی اور دہشتگردوں کو سزائے موت دینی ہوگی۔ انھوں نے یہ بھی تجویز دی کہ کسی قسم کی منتقلی رضاکارانہ ہونی چاہیے۔ لا فار فلسطین کے بانی احسان عدل کا کہنا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ غزہ کی آبادی کو وہاں سے ہٹانے کی حوصلہ افزائی کرنا غزہ میں نسل کشی کا حصہ ہے جو اس وقت غزہ میں ہو رہی ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ ایسے بیانات کو نسل کشی پر اکسانے کے مترادف سمجھنا چاہیے اور نسل کشی ہو رہی ہے، تاہم اسرائیل اس الزام کی تردید کرتا ہے۔ تاہم ہر کوئی ان کے اس تجزیے سے متفق نہیں ہے۔ مانیٹر نامی غیر سرکاری ادارے میں قانونی مشیر این ہیرزبرگ جو اسرائیل نواز نقط نظر سے بین الاقوامی اقدامات کو دیکھتی ہیں کا کہنا ہے کہ میں ایسے بیانات کا دفاع تو نہیں کروں گی لیکن میرا نہیں خیال یہ نسل کشی کے معیار تک جاتے ہیں۔ نہ ہی بین گویر اور نہ ہی وتوری نے بی بی سی کی جانب سے سوالات کا جواب دیا ہے۔ اسرائیلی سیاست دانوں اور اسرائیلی فوجیوں کی باتوں میں تعلق ہی جنوبی افریقہ کے عالمی عدالتِ انصاف میں مقدمے کا مرکز تھا۔

سنہ 2023 کے اواخر میں ایک یوٹیوب ویڈیو میں اسرائیلی ڈیفنس فورسز کے فوجیوں کو یہ نعرے لگاتے سنا جا سکتا ہے کہ قبضہ کرو، نکالو، آباد کرو۔ اور فوجیوں نے جنوری میں عالمی عدالتِ انصاف کے فیصلے کے بعد مزید ویڈیوز بھی بنائی ہیں جس میں غزہ میں تباہی پر طنز کیا گیا ہے اور اس پر انھیں خوشی مناتے دیکھا جا سکتا ہے۔ اسرائیلی فوج نے ہمیں بتایا کہ وہ آن لائن ویڈیوز اور رپورٹس کا جائزہ لیتی ہے اور اگر کسی جرم کے ارتکاب کا خدشہ ہو تو ملٹری پولیس اس پر تحقیقات کرتی ہے اور کچھ تجزیہ کیے گئے معاملات میں ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ویڈیو میں فوجیوں کا لہجہ یا رویہ غیر مناسب تھا اور پھر اس پر مناسب کارروائی کی گئی ہے۔

اس دوران توجہ کا مرکز اسرائیل کے مذہبی رہنما بھی رہے ہیں۔ یہودی عالم ایلیاہو مالی پر توجہ اس وقت مرکوز ہوئی جب انھوں نے رواں برس مارچ میں اسرائیل کے صیہونی یشیواس، یعنی ایسے یہودی مذہبی سکول جو اسرائیل کی ریاست پر اعتقاد رکھتے ہیں، کی کانفرنس سے خطاب کیا۔ یہودی عالم مالی ایک ایسے یشیوا کے سربراہ ہیں جو ایک ایسے نیٹ ورک کا حصہ ہے جسے اسرائیل کی وزارتِ دفاع سے فنڈنگ ملتی ہے۔ اس میں پڑھنے والے طلبا تورات کی پڑھائی کے ساتھ فوجی سروس بھی کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی تقریر کو غزہ میں جنگ کے دوران عام شہریوں کے ساتھ سلوک سے متعلق بتایا جس کا ایک کلپ آن لائن بھی شیئر کیا گیا۔ 12ویں صدی کے ایک یہودی عالم کے مذہبی جنگوں (متزوا وارز) کے بارے میں بیان کو بنیاد بنا کر انھوں نے کہا کہ (اگر ایسا ہے) تو جو بنیادی اصول ہمارے سامنا ہے جب ہم ایک مذہبی جنگ لڑ رہے ہوں، جیسا کہ غزہ، تو وہ مذہبی کتابوں کے مطابق یہ ہے کہ تمھیں کسی روح کو زندہ نہیں رہنے دینا اس کا مطلب بہت واضح ہے، اگر تم کسی کو قتل نہیں کرو گے، وہ تمھیں قتل کر دے گا۔ یہودی مذہب میں متزوا وارز کا مطلب یہودیوں کی جان اور خودمختاری کا تحفظ ہے اور اسے لازمی سمجھا جاتا ہے نہ کہ رضاکارانہ۔ ہم نے یہودی عالم مالی سے جب اس حوالے سے پوچھا تو ان کی طرف سے ملنے والے ایک جواب میں کہا گیا کہ ان کے الفاظ کو بہت غلط انداز میں تشریح کی گئی ہے اور کچھ حصوں کو غلط سیاق وسباق میں پیش کیا گیا۔ جواب میں کہا گیا کہ تقریر کے متن میں صرف پرانے دور میں اس حوالے سے رائے کا ذکر کیا گیا تھا لیکن انھوں نے واضح کیا تھا کہ جو بھی آج ان احکامات پر عمل کرے گا وہ فوج اور پوری قوم کو شدید نقصان پہنچانے کا باعث بنے گا ملکی قانون کے تحت کسی بھی عام شہری چاہے وہ چھوٹا بچہ ہو یا بوڑھا شخص اسے نقصان پہنچانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ ہم نے ان کی مکمل تقریر سنی ہے اور کچھ موقعوں پر وہ سننے والوں کو اوپر بتائی گئی باتوں کے حوالے سے یاد دہانی کرواتے دکھائی دیے، اور آخر میں بھی اور شروع میں بھی انھوں نے کہا کہ آپ کو وہ کرنا ہے جیسا فوج آپ کو حکم دے۔ تاہم تقریر کے دوران انھوں نے غزہ کے لوگوں کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا کہ میرے خیال میں دوسری جگہوں پر عام شہریوں میں اور غزہ میں عام شہریوں میں فرق ہے پھر وہ ایک غیر مصدقہ دعوی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غزہ کی 95 سے 98 فیصد آبادی ہماری ہلاکت چاہتی ہیں، یہ ایک اکثریت ہے، یہ حیران کن ہے۔ ان سے جب مجمع میں سے کسی شخص نے بچوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ ان کے لیے بھی یہی کہا گیا ہے۔۔۔ تورات کہہ رہی ہے کہ آپ نے ایک روح بھی زندہ نہیں چھوڑنی۔۔۔ آج وہ بچہ ہے کل وہ ایک لڑکا بن جائے، اس کے بعد ایک جنگجو۔ اس تقریر میں مذہبی عالم نے یہ بھی یاد کیا کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے جو سات اکتوبر کے حملوں کے بعد جنگ پر گیا تھا کہا تھا کہ جو بھی چیز حرکت کرے اسے مار دو۔ انھوں نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بیٹے کے کمانڈر نے بھی انھیں یہ احکامات دیے تھے اور انھوں نے اپنے بیٹے سے کمانڈر کے احکامات ماننے کا کہا تھا۔ بعد میں انھوں نے اس بات کو دہرایا کہ وہ فوجیوں سے یہ امید نہیں رکھتے کہ وہ تورات کے احکامات کے مطابق کارروائی کریں۔ انھوں نے کہا کہ اگر ریاست کا قانون تورات کے قانون سے متصادم ہو تو ریاستی قانون کو مانا جانا چاہیے اور ریاست کے قوانین صرف دہشتگردوں کو مارنا چاہتے ہیں، عام شہریوں کو نہیں۔ ایٹے میک اسرائیلی گروپ ٹیگ میئر کے ساتھ کام کرنے والے ایک وکیل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے پولیس کو مذہبی عالم کی جانب سے مبینہ طور پر نسل کشی، تشدد اور دہشتگردی پر اکسانے کے خدشے کی تحقیقات کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ اب بھی اس انتظار میں ہیں کہ ان کی جانب سے جن تحقیقات کا ذکر کیا گیا تھا وہ کب شروع ہوں گی۔ عالمی عدالت انصاف کے سامنے سنے جانے والے کیس کی ایک سماعت میں جنوبی افریقہ کی طرف سے ایک اور دعوی کیا گیا تھا کہ اسرائیلی میڈیا پر نسل کشی سے متعلق بیانیہ تسلسل کے ساتھ نشر کیا جا رہا ہے اور ایسا بغیر کسی روک ٹوک یا پابندی کے کیا جا رہا ہے۔ فروری میں دائیں بازو کے چینل 14 کے صحافی یا کی اداکر نے کہا کہ غزہ کے لوگ میری بلا سے بھوک سے مر جائیں۔ میں کیوں ان کے بارے میں فکر کروں۔ اپریل میں ملک میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والے ٹی وی چینل، چینل 12 پر ایک اسرائیلی صحافی یہودا شلیسنگر نے بھی اسی طرح کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ غزہ کی پٹی میں کوئی بے گناہ نہیں، کوئی بھی نہیں۔ انھوں نے حماس کو ووٹ دیا، وہ حماس کے ساتھ ہیں۔ این جی او مانیٹر سے تعلق رکھنے والی این ہرزبرگ کے مطابق یہ غزہ کے لوگوں کے لیے ہمدردی کی ایک پریشان کن کمی ہے اور وہ جس مشکل سے گزر رہے ہیں اس کا اظہار ہو سکتا ہے لیکن یہ نسل کشی کا مطالبہ نہیں۔ بی بی سی نے دونوں براڈکاسٹرز سے رابطہ کیا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ یہودا شلیسنجر نے ہمارے سوالات کے جواب میں سات اکتوبر کے مظالم پر زور دیا۔ جب بات آتی ہے کہ آیا حکام کو نشر ہونے والی چیزوں کو زیادہ سختی سے کنٹرول کرنا چاہیے، تو اسرائیلی انسانی حقوق کے وکیل مائیکل سفارڈ نے خبردار کیا کہ ریگولیٹرز، جو کہ ریاست ہے کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ اشتعال انگیز تبصرے کرنے والے لوگوں کی طرف سے عوامی نشریات کا استحصال نہ ہو۔ جہاں نسل کشی پر اکسانے سے روکنے سے متعلق عالمی عدالت انصاف کے فیصلہ میں اسرائیل کا ذکر تھا وہیں حماس پر بھی نسل کشی کے ارادے سے بیانات دینے کا بھی الزام لگایا گیا ہے۔ اسرائیل کی وزارت خارجہ کے قانونی مشیر تال بیکر کا کہنا ہے کہ حماس کے چارٹر کو جس زبان میں لکھا گیا ہے جس میں مکمل تباہی کی بات کی گئی ہے وہ تنظیم کے رہنما باقاعدگی سے دہراتے ہیں۔ 2021 میں یحیی السنوار، جو حماس کے موجودہ رہنما ہیں نے کہا تھا کہ ہم جہاد اور مسلح جدوجہد کے ذریعے اسرائیل کے خاتمے کی حمایت کرتے ہیں، یہ ہمارا نظریہ ہے۔ اور حال ہی میں حماس کے کچھ عہدیداروں نے دعوی کیا ہے کہ وہ سات اکتوبر کے حملوں کو دہرانا چاہتے ہیں۔ ان حملوں کے دوران تقریبا 1200 لوگ ہلاک ہو گئے تھے جن میں زیادہ تر عام شہری شامل تھے اور 251 کو یرغمال بنایا گیا تھا۔ گذشتہ نومبر میں حماس کے سیاسی بیورو کے ایک رکن غازی حمد نے کہا تھا کہ ہمیں اسرائیل کو سبق سکھانا چاہیے اور ہم بار بار ایسا کریں گے۔ اسی دوران حماس کے بیرون ملک رہنما خالد مشعل نے کہا کہ سات اکتوبر نے اسرائیل کو ختم کرنے کی طرف ایک راستہ کھول دیا ہے۔ حماس نے بی بی سی کے سوالات پر کوئی جواب نہیں دیا۔ بہت سے لوگ اس گروپ کا احتساب چاہتے ہیں جسے امریکہ، برطانیہ، یورپی یونین اور دیگر ممالک نے ایک دہشت گرد تنظیم کے طور پر کالعدم قرار دیا ہوا ہے۔ این جی او مانیٹر سے این ہرزبرگ کہتی ہیں کہ یہ بالکل واضح ہے کہ وہ نسل کشی کا ارادہ رکھتے ہیں، اور ہم حماس کی تحقیقات کے بارے میں بہت کم سنتے ہیں، اور میرے خیال میں اس پورے تنازع میں یہ اس پر بات نہیں ہوتی۔ مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں انسانی حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ فرانسسکا البانی جن کی جانب سے اسرائیلی کارروائیوں پر سخت تنقید پر اسرائیل اور امریکہ میں اعتراضات لگائے گئے ہیں متفق ہیں کہ حماس کے رہنماں کو جوابدہ ہونا چاہیے۔ لیکن وہ کہتی ہیں کہ نسل کشی کا اندازہ لگاتے وقت نہ صرف رہنماں کی طرف سے کہے گئے الفاظ کا جائزہ لینا ہے۔

Airtel cracks down on SPAM, launches India's first AI-powered network solution for SPAM detection

Jammu, September 25, 2024: In a pioneering move to curb the country's spam menace, Bharti Airtel ("Airtel"), today, launched India's first network-based, AI-powered spam detection solution that will significantly solve the issue of spam calls and messages for its customers. A first-of-its-kind solution by a telecom service provider in the country, the tool will alert customers in real-time to all suspected spam calls and SMSes. The solution is free of cost and will get auto-activated for all Airtel customers without them having to raise a service request or download an app.Gopal Vittal, Managing Director and Chief Executive Officer, Bharti Airtel said, "Spam has become a menace for customers. We have spent the last twelve months to solve this comprehensively. Today marks a milestone as we launch the country's first AI-powered spam free network that will shield our customers from the continuous onslaught of intrusive and unwanted communications"."Designed as a dual-layer protection, the solution has two filters – one at the network layer and the second at the IT systems layer. Every call and SMS passes through this dual-layered AI shield. In 2 milliseconds our solution processes 1.5 billion messages and 2.5 billion calls every day. This is equivalent to processing 1 trillion records on a real time basis using the power of AI. Our solution has been able to successfully identify 100 million potential spam calls and 3 million spam SMSes originating every day. For us, keeping our customers secure is a burning priority." Vittal added.Developed in-house by Airtel's data scientists, the AI-powered solution uses a proprietary algorithm to identify and classify calls and SMSes as "Suspected SPAM".

The network powered by state-of-the-art AI algorithm analyses various parameters such as the caller or sender's usage patterns, call/SMS frequency, call duration amongst several others, on a real time basis. By cross-referencing this information against known spam patterns, the system flags suspected spam calls and SMSes accurately.
Additionally, the solution also alerts customers to malicious links received via SMS. For this, Airtel has built a centralised database of blacklisted URLs and every SMS is scanned in real time by a state-of-the-art AI algorithm to caution users from accidently clicking on suspicious links. The solution can also detect anomalies such as frequent IMEI changes – a typical indicator of fraudulent behavior. By layering these protective measures, the company is ensuring its customers receive maximum level of defense against the evolving landscape of spam and fraud threats.

Kavinder reviews preparations for PM Modi's upcoming rally in Jammu

Jammu, September 25: Senior BJP leader and former Deputy Chief Minister, Kavinder Gupta today visited MA Stadium to review the preparations for Prime Minister Narendra Modi's upcoming rally scheduled on September 28 in Jammu. Accompanied by senior party leaders and workers, the BJP stalwart assessed the arrangements and stressed the importance of ensuring a well-coordinated event that reflects the party's dedication and commitment to the people of Jammu.Speaking during the visit, Kavinder Gupta, who is also In-charge of J&K BJP's Election Committee, asked party workers to leave no stone unturned in making the rally a resounding success, as it holds significant importance in boosting the BJP's campaign for the upcoming Assembly elections in Jammu & Kashmir. He emphasized that the rally is a crucial moment to galvanize support and showcase the Party's dedication to the region's development under Prime Minister Modi's leadership. He said that the preparations for the upcoming rally are in full swing, with party workers and local leaders ensuring all logistical and security arrangements are in place to welcome the Prime Minister and a large gathering of supporters."This rally will be a historic moment for Jammu, as we reaffirm the region's unwavering support for Prime Minister Modi and his vision for a progressive and prosperous Jammu & Kashmir. It will also serve as a key event in gearing up for the upcoming Assembly elections, where we aim to secure a strong mandate from the people of Jammu," he stated.Kavinder called on party cadre to work tirelessly to ensure maximum participation and stressed that the rally would be a platform to outline the BJP's roadmap for further development and welfare in Jammu & Kashmir. The senior BJP leader also appealed to the people of Jammu to come forward and actively participate in this landmark rally.

He highlighted that the rally is not only a celebration of the government's achievements but also a pivotal step in ensuring the success of the party's Assembly election campaign. "Prime Minister Modi's leadership has brought peace, development, and new opportunities to Jammu & Kashmir. I invite the people of Jammu to join us on September 28 at MA Stadium and show their support for the ongoing efforts to build a better future for our region and give a strong mandate to the BJP in the upcoming elections," he added.

District President Poonam Chauhan's 40th Birthday Celebrated With Great Poornament -- Deepika Chandel

Jammu 25 / Bharatiya Janata Party North East Delhi District President Poonam Chauhan's 40th Birthday was celebrated with great pomp today On this occasion in Yamuna Vihar office, BJP senior leader Yogendra Rajora, District President AC Morcha Chandrapal Chandel, Senior Vice President of Morcha Deepika ChandelAll the District Presidents and senior workers of the district including Guruji Raju Chandel were presentOn this occasion, Deepika Chandel said that our District President is such a strong Darbar District President, in whose tenure the membership of Bharatiya Janata Party and workers are the highest and every Morcha is working with great strength in the form of Apaar Junction. She is engaged in the service of workers day and night without even caring about her health. During her tenure, she worked with such strength that she helped local MP Manoj Tiwari win with immense support and votes.Deepika Chandel said that before you, our North Eastern district had never got such a hard working District President as our Poonam Chauhan, who is taking us all along by guiding us. All the District Presidents and Mandal Presidents of all the Fronts of our district are strengthening the party organization under her leadership.On this occasion, Yogendra Rajora said that the way Poonam Chauhan runs her house very well, with this hard work and dedication, she is leading the party today and strengthening
the party in this district.On this occasion, District President of Scheduled Caste Front Chandrapal Chandel said that our District President is a strong and powerful District President.
The party has given us a strong and powerful District President. I have been associated with the family of Mrs. Poonam Chauhan for a very long time when her father-in-law Mr. Sahab Singh Chauhan was the MLA here.

"Rahul Gandhi – The Non-Serious Politician," says Dr. Abhijeet Jasrotia, BJP Spokesperson & Social Media Prabhari

Jammu:In a sharp critique, Dr. Abhijeet Jasrotia, BJP Spokesperson and Prabhari for Social Media, described Rahul Gandhi as a "non-serious politician" who has failed to earn respect or credibility, not only among the opposition but even within his own party and from his allies. Dr. Jasrotia's remarks came in response to a recent statement by former Chief Minister Omar Abdullah, who suggested that Rahul Gandhi should focus on Jammu as he has been a major failure in Kashmir.Dr. Jasrotia highlighted the growing sentiment across the political spectrum that Rahul Gandhi's influence has waned significantly. "The irony is that no one, whether the opposition, his own Congress party, or his political allies, takes Rahul Gandhi seriously anymore. The country as a whole doesn't take him seriously at all. The only people who seem serious about him are those conspiring against Bharat (India)," Dr. Jasrotia stated.Further intensifying his criticism, Dr. Jasrotia referred to the recent controversy surrounding Rahul Gandhi's pictures with U.S. Congresswoman Ilhan Omar, who has been known for her anti-India stance.
"Congress ka haath dushman ke saath"
(The hand of Congress is with the enemy), he said, accusing Gandhi of aligning with forces hostile to India's interests.He added that such actions by Rahul Gandhi not only damage his own reputation but also raise serious concerns about the Congress Party's position on national security. "At a time when India is progressing and emerging stronger on the global stage, those who are threatened by this progress seem to take Rahul Gandhi seriously. His association with individuals who challenge India's sovereignty raises critical questions about his political alignment," Dr. Jasrotia remarked.

Rekha Mahajan Intensifies Door-to-Door Campaign in RS Pura Constituency

Jammu, 25 Sept: Bharatiya Janata Party (BJP) senior leader Rekha Mahajan in Jammu South, has taken her door-to-door campaign at Jallochak in RSPURA, connecting with residents and urging them to support the BJP in the assembly elections. Rekha Mahajan emphasized the party's commitment to development, good governance, and the welfare of the people of Jammu and Kashmir. She praised the BJP's governance model, which has been appreciated in all corners of J&K. She cited the party's achievements in promoting social welfare, economic freedom, and nationalist foreign policy. Mahajan also highlighted the BJP's efforts in empowering the youth and marginalized communities, fostering inclusive growth and development, and ensuring transparency and accountability in governance.

Rekha Mahajan underscored the significance of Prime Minister Narendra Modi's leadership, which has been instrumental in transforming J&K into a hub of development and progress. She expressed confidence in the party's prospects, citing its commitment to strengthening national security and integrity under PM Modi's guidance.

Mahajan's door-to-door campaign aims to strengthen the party's grassroots presence and engage with voters. She has been visiting several households, listening to people's concerns, and distributing party flags and literature. Mahajan encouraged BJP workers to utilize social media platforms to spread the party's message and vision.

Rekha Mahajan urged the people of Jammu South Constituency to support the BJP's mission of transforming J&K into a model of development and progress. She appealed to the voters to reject the misleading promises of other parties and trust the BJP's commitment to J&K's welfare. By supporting the BJP, the people of Jammu South Constituency can contribute to the party's vision of a prosperous and developed J&K. Rekha Mahajan's door-to-door campaign is a testament to the BJP's commitment to public service and its dedication to empowering the people of J&K.

Prof. Kavita Suri of University of Jammu collaborates on £1million international research project to address landslide risks in the Himalayas

JAMMU, SEP 25: In a significant step towards addressing the growing risks of landslides in the Himalayan region, the University of Jammu is playing a pivotal role in an international research collaboration aimed at mitigating the impact of landslides. The project, led by the University of Aberdeen (UK), seeks to enhance understanding of these catastrophic events, which have become more frequent due to climate change.

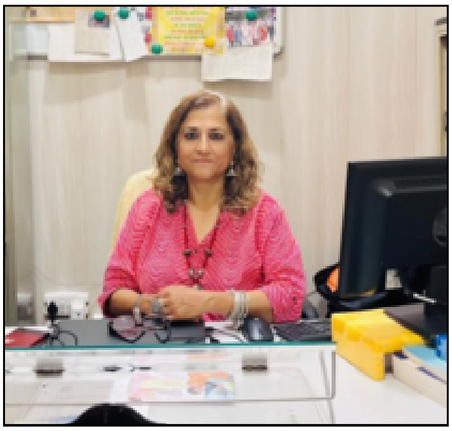

The collaboration brings together experts from India and the UK, with more than £1 million in combined funding from the Natural Environment Research Council (NERC), UK Research and Innovation (UKRI), and India's Ministry of Earth Sciences (MoES). The research will focus on the Central Himalayan region, an area increasingly vulnerable to landslides due to rapid infrastructure development, population growth, and the rising frequency of extreme weather events.

Prof. Kavita Suri from the University of Jammu who has a background in social sciences and community engagement, is part of this team which includes geoscientists, remote sensing specialists, and experts in geotechnical analysis from prominent Indian institutions such as the Birbal Sahni Institute of Paleosciences, Jawaharlal Nehru University, University of Jammu, GB Pant National Institute of Himalayan Environment, and the Borehole Geophysics Research Laboratory. In fact, University of Jammu is one of the only two Universities in India which are part of this prestigious international project.

Prof. Suri's involvement in this project follows earlier studies conducted by the University of Jammu on landslide hazards and cascading glacial events in the Himalayan region. The current research aims to integrate various scientific and social datasets, creating robust methodologies for landslide risk assessment and impact mitigation. She will contribute her expertise in exploring community perceptions of landslide hazards. This social dimension will be crucial in developing locally acceptable and effective mitigation strategies. These partners will work in unison to map and monitor landslide risks using cutting-edge technology, including satellite, drone, and tree-ring data analysis.

Dr. Anshuman Bhardwaj, Project Lead and Senior Lecturer in Geosciences at the University of Aberdeen, emphasized the importance of this research: "Our project will bridge critical gaps in understanding the nexus between geohazards, human activity, and infrastructure. By providing comprehensive hazard assessments, we aim to bolster community resilience and improve preparedness for future landslides."

As extreme weather patterns persist and landslides continue to devastate communities, the work of Prof. Suri and her colleagues will inform vital policy decisions on infrastructure development and disaster preparedness across high-mountain regions. The research will provide improved understanding of the relationship between slope failure mechanisms and slope materials, analyse and reconstruct past landslide events using tree-ring records, and model potentially destructive future glacial landslide events.

The ground-breaking project integrates multiple disciplines to cover all aspects of landslides in a high-mountain catchment and will serve as a benchmark for similar research in other landslide-prone high-mountain regions, contributing to effective monitoring and mitigation of geohazards.

Project Co-Lead Dr Lydia Sam, lecturer in Geosciences at the University of Aberdeen, added: "There is a lack of comprehensive hazard assessment models that consider both, the environmental as well as social aspects and our project is a much-needed step in that direction."

Indian Project Lead Dr S. Nawaz Ali explained: "The project will inform policy-makers about landslide-prone regions, ensuring sustainable development of critical infrastructure. Mitigation strategies, such as identifying optimal shelter locations, alternative routes for food supply, trade and migration routes, slope stabilisation strategies, drainage and vegetation management, and adaptable land use planning will enhance resilience to geohazards."

Omar Abdullah to address three key rallies in Jammu Region on Sep 27

JAMMU, September 25: National Conference Vice President and former Chief Minister, Omar Abdullah will address three major public rallies in the Jammu region on Friday, September 27, 2024, as part of his extensive campaign for the upcoming Assembly elections. The rallies will take place in Udhampur East, Vijaypur, and Jammu North constituencies, where Omar Abdullah will outline the party's vision and commitment to the people of Jammu and Kashmir.

Omar Abdullah's first rally will be held at HD Palace in Dehma, Block Khoon, Udhampur East (Constituency No. 60) at 11:30 am in support of JKNC candidate for Udhampur East, Sunil Verma.

Following this, the second rally will be conducted at Aureum Grand Hotel in Thandi Khui, Vijaypur (Constituency No. 71) at 2:00 Pm in support of Rajesh Pargotra, JKNC candidate for Vijaypur Assembly constituency. This gathering is expected to focus on the local concerns of the Vijaypur region and the party's efforts to address the ongoing challenges faced by the people.

The final rally will take place in Jammu North (Constituency No. 79) at Thathar, near Radha Swami Ashram at 3:30 Pm in support of NC candidate Ajay Kumar Sadhotra for Jammu North Assembly segment.

These rallies mark an important phase in the National Conference's campaign strategy, as Omar Abdullah aims to directly connect with the electorate, offering solutions for regional challenges and reiterating the party's commitment to restoring the dignity and special status of Jammu and Kashmir.

Ouster of Abdullahs, Muftis, Gandhis must for democracy to flourish in J&K: Ram Madhav

BJP will form govt on its own: Ashok Koul

Srinagar, Sept 25: Senior BJP leader and election campaign in-charge for J&K, Ram Madhav, on Wednesday said that ouster of 3 families Abdullahs, Muftis and Gandhis from J&K politics is must for flourishing of democracy in J&K.

This was stated by Ram Madhav, while addressing a public meeting in support of the party's candidate Faqir Mohammad Khan in village of Batra in Gurez.

"PM Modi established peace in J&K and crushed terrorism but NC-Cong want to revive terrorism and push J&K into unrest," Madhav said, while adding, "people are with the development agenda of PM Modi".

Cong-NC want to bring back Article 370 which means they want death and destruction in J&K, he said, adding, "the ouster of dynastic parties from the politics of J&K is must for democracy to flourish and peace in J&K".

He said that Prime Minister Narendra Modi has brought democracy to the ground and restored peace in J&K, paving way for development and prosperity.

Madhav said that the three dynastic parties looted J&K and crushed democracy here. Complete freedom from such rulers is essential so that peace prevails development continues, he said.

He urged the public to vote in large numbers to ensure BJP's victory so that the ongoing development and prosperity in Jammu and Kashmir do not come to a halt.

BJP General Secretary (Organization), Ashok Koul, expressed hope that the people will support BJP. "Only BJP is guarantee to peace and development in J&K and its bright future," Koul said. He said that people are fully behind PM Modi's development agenda and BJP will form next govt in J&K. Chairperson of the Jammu and Kashmir Waqf Board, Dr. Darakhshan Andrabi, said that this new J&K has been built by Prime Minister Narendra Modi, where stone-pelting and terrorism have been replaced by peace and a surge in tourism. She remarked that the BJP-led central government has truly implemented democracy in Jammu and Kashmir and brought its benefits to the people. In contrast, the 70-year dynastic rule uplifted only a few families while the common people were always oppressed, she said. BJP Secretary Tariq Keen and party candidate from Gurez (ST), Faqir Mohammad Khan, also addressed the gathering.

BJP Seen as Alternative to Traditional Politics in J&K: MP Khatana

Jammu, September 25: Senior BJP leader and Member of Parliament Er. Gulam Ali Khatana held a series of public meetings across various assembly constituencies in Jammu district on Wednesday, urging support for the party's candidates in the upcoming elections.

MP Khatana campaigned for BJP candidates Shah Lal in Kanger (Bantalab), Vikram Randhawa in Bathindi, Dr. Narinder Singh in Digiana, and Yudhvir Sethi in Beli Charana areas of Jammu district.

Highlighting the BJP's position as a stable alternative to traditional parties like the National Conference (NC), Peoples Democratic Party (PDP), and Congress, the BJP leader emphasized that the people of Jammu and Kashmir.

Doordarshan News Jammu Takes Election Commission's SVEEP Campaign to New Heights, Reaches Remotest Parts of Jammu Province*

Jammu, September 25, 2024 — In a significant stride towards promoting voter awareness, Doordarshan News Jammu has amplified the Election Commission of India's (ECI) Systematic Voters' Education and Electoral Participation (SVEEP) campaign, taking it to the remotest parts of Jammu Province. The initiative, aimed at fostering informed voter participation, has now extended its reach to some of the most inaccessible regions in the province.

SVEEP, a flagship program by the ECI, is designed to educate voters about the electoral process, encourage voter registration, and boost turnout in elections. By leveraging the extensive reach of Doordarshan Jammu, the campaign has made significant inroads into areas that were previously hard to access due to geographical challenges.

From the rugged terrains of the Chenab Valley to the isolated villages in the Pir Panjal Range and beyond, Doordarshan News Jammu has ensured that every citizen is informed about their voting rights and the importance of active participation in democracy. The channel has rolled out special programs, awareness videos, and interviews with election officials to help voters better understand the registration process and the significance of their vote.

What sets this campaign apart is its focus on marginalized communities, tribal populations, and first-time voters residing in these far-flung areas. In places where connectivity remains an issue, Doordarshan News Jammu teams have physically traveled to hold on-ground interactions with voters, amplifying voter awareness messages by ropping in local influencers and addressing local concerns about the election process.

"The ECI's SVEEP campaign is essential to ensuring a robust democratic process. We at Doordarshan News Jammu are proud to be part of this initiative, helping to extend its reach to the most remote regions of our province. It is our responsibility to make sure every citizen, no matter where they are, understands the power of their vote," said Vivek Pathak (IIS), Head of Doordarshan News Jammu.

The network's initiatives have also been supplemented by collaborations with local administration and civil society groups. The channel has organized community interactions and signature campaigns in schools and colleges, engaging young voters and women in particular. By airing content in local languages and dialects, Doordarshan News Jammu has ensured that the message of voter education resonates with the diverse demographic of the region.

DD News Jammu has also started a special series of programmes titled "Election Spotlight 2024" focusing exclusively on voter awareness and education. The first episode of this series of programmes featured the Chief Electoral Officer of J&K, Sh. Pandurang K Pole. Shri P K Pole directly interacted with the different categories of voters including first time voters, elderly voters, PwD voters and addressed their queries about electoral process and facilities provided by the Election Commission of India. Other esteemed guests who participated in these programmes were DC Jammu, Sachin Kumar Vaishya; DC Udhampur, Saloni Rai; DC Reasi, Vishesh Paul Mahajan; DC Samba, Rajesh Sharma; Nodal Officer Media, CEO J&K office, Sapna Kotwal; Relief and Rehabilitation Commissioner (M) J&K, Dr. Arvind Karwani; former CEO J&K (2000-03), Pramod Kumar Jain. In addition to this, DD News Jammu has started an online awareness campaign titled "Election Paathshaala" where various social media platforms of DD News are utilised for amplifying videos related to voter awareness. The stringers/part time correspondents of DD News Jammu are participating in various voter awareness activities in association with office of CEO J&K throughout the Jammu Province.

This grassroots approach has already begun to bear fruit, with local communities showing a marked increase in electoral engagement. The campaign's visibility has led to higher voter engagements, particularly in areas where literacy and political awareness have traditionally been lower. As the 2024 J&K Assembly Elections is ongoing, the Election Commission is hopeful that these efforts will contribute to a higher voter turnout across UT of J&K.

Continuous efforts of Doordarshan News Jammu to provide reliable and accessible voter education have underscored its crucial role in strengthening the democratic fabric of the region.

Doordarshan News Jammu recently signed an MoU (Memorandum of Understanding) with the office of the Chief Electoral Officer, UT of J&K and it is expected that through this initiative, the SVEEP campaign is expected to leave a lasting impact on voter behavior, not just in Jammu, but as a model for other parts of the country. The initiative serves as a testament to the power of media in bridging the gap between the government and citizens, ensuring that even the most remote voices.

Editor in Chief G.M. Shan, Associate Editor: M. Farooq
Assistant Editor: Ms. Rehana, Photo Editor: Hilal Sadiq Shaan
Print & Published by G.M. Shan
Printed at: Offset Printer 19-A, Wazarat Road, Jammu-180001

The pursuit of peace in tumulous times

RAJDEEP PATHAK

The UN General Assembly adopted the “Declaration and Programme of Action on a Culture of Peace,” 25 years ago; it is a poignant reminder of the importance of nonviolence and justice

Prime Minister Narendra Modi, while addressing the 79th UN General Assembly Session on September 23, 2024, reiterated the idea of adopting human-centric development for enhancing sustainability. Addressing the members at the “Summit of the Future”, the Prime Minister emphasized the need for global reforms to foster peace, development, and collective progress. He underscored that humanity’s success lies not in conflict but in harnessing collective strength. The meeting of the 79th UN General Assembly – immediately after the commencement of the International Day of Peace – which the world observed on September 21, is again a reminder of the power – and necessity – of nonviolence, dialogue, and reconciliation. In a world grappling with various forms of violence, the call for peace demands a concerted effort.

The very recent chilling incident of an annihilation attempt in Lebanon has thrust a long-forgotten technology back into the spotlight: the pager. On September 17, 2024, a coordinated attack sent shockwaves through the region when hundreds of pagers, used by Hezbollah members and medics, exploded simultaneously. The devastating blasts claimed the lives of at least nine people and left nearly 3,000 badly injured. While the political ramifications are immense, the sheer audacity and sophistication of this attack are terrifying.

The hijacking of a seemingly obsolete technology for such lethal precision raises haunting questions about modern warfare and it's evolving, invisible threats vis-à-vis the effort of reconciliation amidst unending turmoil such as these.In this direction, Mahatma Gandhi’s vision of peace stands as a beacon of hope. He believed that true peace is not merely the absence of war, but a dynamic force rooted in justice, truth, and nonviolence.

To Gandhi, peace was a way of life, achieved through self-discipline, empathy, and an unwavering commitment to the welfare of all.Gandhi’s thought process emphasised that lasting peace could only be built on the foundations of truth and ahimsa (nonviolence), where individual and collective actions are guided by compassion, respect, and cooperation. His concept of Sarvodaya– the upliftment of all – called for each person to contribute to the common good, recognising that peace could not thrive in isolation but required the well-being of every individual. Inspired by Gandhi’s legacy, we are reminded that the path to sustaining this delicate, yet priceless state, lies in our hands.

As the political scientist “Johan Galtung”, known as the founder of peace and conflict studies puts it, “Peace is not the absence of conflict but the ability to handle conflict by peaceful means.” Galtung went ahead to underscore the importance of dialogue, empathy, and the peaceful settlement of disputes – (vital principles) – in a world grappling with rising geopolitical tensions, internal conflicts, and growing polarization.In his seminal work, “Terror in the Mind of God,” historian and American Sociologist, “Mark Juergensmeyer” argues that acts of terror are often rooted in a perceived cosmic war between good and evil.

He emphasises that “The ultimate goal of peace cannot be achieved by military means alone but through addressing the underlying causes of violence, such as political exclusion, economic disparities, and social injustice.” This reflects the need for a broader strategy incorporating dialogue, economic cooperation, and cultural understanding.Gandhi’s Satyagraha – The Ingredient for PeaceLong before September 11 became a symbol of destruction, it marked the birth of a powerful, but peaceful revolutionary force.

On September 11, 1906, in Johannesburg, Mahatma Gandhi launched his first “Satyagraha’ campaign, rooted in truth (Satya), nonviolence (Ahimsa), and moral courage.

As Nelson Mandela once said, Gandhi's philosophy “contributed in no small measure” to transforming not just South Africa but the entire world. Judith Brown, in his book “Gandhi: Prisoner of Hope”, calls Satyagraha a “moral experiment,” where conflict was resolved ethically, not violently. This approach shaped India’s independence.Peace as the Only PanaceaIn a divided world where conflicts grow more complex and risk escalation, it is crucial to return to the principles of peace and nonviolence. Political Scientist Michael Howard reminds us that “Peace cannot be imposed from above; it must be constructed from below,” through trust, education, and dialogue – values central to the UN’s Declaration on a 'Culture of Peace.' As we also approach the International Day of Nonviolence on October 2, (Gandhi's birth anniversary), we must heed the lessons of war. At this crossroads, we must choose: to continue on the path of division or embrace the dialogue, compassion, and justice championed

by Gandhi, Mandela, Bhave, King, and many other silent crusaders of peace. The benefits of a peaceful world are profound, fostering stability, prosperity, and the overall well-being of humankind. Peacemakers, per se, remind us that peace is more than the mere absence of war; it requires the continuous pursuit of justice, collaboration, and respect. British historian A.J.P. Taylor had succinctly put it, “War is a failure of diplomacy and peace”. It is time for collective – and renewed effort.

Kill boredom by working for the society

Shainy Sharma

Engaging in meaningful social work can kill boredom and give immense joy

Boredom is a common experience that many individuals face, often leading to restlessness, unproductiveness and a lack of motivation. While there are various ways to combat boredom, one highly effective and fulfilling method is engaging in community service. Volunteering within the community may not only help alleviate boredom but also provide a wealth of personal and societal benefits.

By promoting meaningful engagement, fostering social connections and offering opportunities to learn and grow, community service plays a crucial role in keeping individuals engaged and fulfilled.There is no denying the fact that community service gives people a sense of purpose, as they contribute to something meaningful. When an individual helps others, it keeps their mind engaged and focused on productive tasks. It introduces them to variety in their routine, allowing them to break away from repetitive or mundane activities that often lead to boredom. 'Boredom'- a term that often stems from feeling aimless or lacking direction, but when people dedicate their time to helping others, they find themselves contributing to a cause larger than their routine.

Whether it is volunteering at a local shelter, participating in a neighbourhood cleanup or organising charitable events, community service gives individuals a meaningful reason to stay active. This sense of purpose not only fills time constructively but also leads to personal satisfaction, as individuals witness the tangible positive impact they are making in their communities. One of the most significant rewards of community service is the realisation that individuals are contributing to the greater good of society. Community service reverses this by showing volunteers the immediate impact of their actions.

Whether it's reducing hunger, improving local infrastructure or supporting vulnerable populations, every hour spent in community service makes a meaningful difference. This contribution gives volunteers a deep sense of fulfilment and pride in knowing that they are part of something bigger than themselves. By actively participating in the betterment of their community, individuals cultivate a sense of responsibility and connection to their surroundings, making it far less likely that they will feel bored or disengaged.

Community service has proved to be a powerful antidote to boredom. It engages individuals in meaningful work, fosters social connections, provides opportunities to learn new skills and allows for both mental as well as physical engagement. The sense of purpose and fulfilment that comes from helping others replaces the emptiness of boredom with productivity and satisfaction. Additionally, the positive impact that volunteers have on their communities contributes to a stronger and more connected society. Engagement in community service provides not only the older generation but also the young generation with purposeful activities that not only combat boredom but also offer personal growth, social connections and skill development. It exposes young people to experiences they may not have encountered otherwise. Whether it's volunteering abroad, helping in different sectors such as health, education, and environment or interacting with diverse communities, these experiences add excitement and variety to their lives. Volunteering also introduces young people to new social circles, helping them meet like-minded individuals who share their passion for helping others. This interaction can reduce feelings of isolation, which is a common cause of boredom, especially for those who may not have a wide social network or stimulating environments. It will even help young people to grow personally by stepping outside their comfort zones and taking on new challenges. As they contribute to various projects and initiatives, they will build self-confidence and resilience, knowing they can make a tangible difference in the world.

Rishabh Pant back in top-10 of Test rankings; Ashwin-Jadeja consolidate all-rounders' top spots

New Delhi, Sep 25:
Back with a bang in Test whites after a gap of over 700 days, Rishabh Pant made a re-entry in the top-10 batting rankings, while fellow centurions of the opening Test against Bangladesh in Chennai — Shubman Gill and Ravichandran Ashwin — also gained in the latest ICC rankings.

Meanwhile, Yashasvi Jaiswal remained the highest ranked Indian Test batter after gaining a spot to rise to fifth.
Pant has re-entered the rankings in sixth position after scores of 39 and 109 while Gill has five places northward to a career-best 14th after his unbeaten 119 in the second innings while Ravichandran Ashwin's crucial 113 in the first innings has lifted him seven places to 72nd position.
However, India skipper Rohit Sharma and his predecessor Virat Kohli lost five places each after a below-par outing in the first Test, and as a result Rohit finds himself at the bottom of the top-10 while Kohli slipped to 12th.
Ashwin and along with Ravindra Jadeja, who partnered in a decisive 199-run first innings partnership to build the base for India's 280-run victory, have gained across the ranking lists. Jadeja's contribution of 86 in that partnership has helped him gain three places to 37th position in the batting rankings.
Meanwhile, Ashwin, who spun India with match-inning figures of 6/88, has consolidated his position at the top of the ICC Test bowling rankings by gaining one rating point and Jadeja has moved up a spot to sixth position after finishing with five wickets in the match.
The two have also gained ranking points in the rankings for all-rounders. Jadeja has consolidated his position at the top with a career-best 475 points while Ashwin remains second but has added 48 points to go up to 370. Among others, rookie pacer Akash Deep is up 10 places to 88th after grabbing two wickets.
In the opposition camp, Bangladesh captain Najmul Hussain Shanto's scores of 20 and 82 have helped him progress 14 places to 48th position and seam bowler Hasan Mahmud's five-for in the first innings has lifted him five positions to 44th among bowlers. Shakib Al Hassan (up one place to 43rd among batters) and Taskin Ahmed (up eight places to 66th among bowlers) are other gainers from the team.
In the latest weekly update that also considers performances in the Galle Test in which Sri Lanka defeated New Zealand by 63 runs, left-arm spinner Prabhat Jayasuriya has achieved a career-best-equalling eighth position after a nine-wicket match haul that earned him the Player of the Match award.
Kamindu Mendis is another major gainer for the Islanders, moving up three places to 16th after his first innings century while Kusal Mendis (up four places to 51st among batters) and Ramesh Mendis (29th among bowlers) are others to gain.
New Zealand's Tom Latham has gained two places and is in 33rd position after scoring 70 in the first innings while Rachin Ravindra is up 18 places to 42nd after scoring 92 in the second. Left-arm spinner Ajaz Patel has progressed from 35th to 25th after taking eight wickets in the match while William O'Rourke has moved from 51st to 41st.
Gurbaz becomes first Afghan to break into top-10 ODI batters list
Young Afghan star Rahmanullah Gurbaz continued his dream career in ODI cricket, hitting his seventh century in the format before his 23rd birthday, and as a result moved 10 spots up to eighth (692). This was the first-ever occasion that an Afghanistan batter had reached the top 10 positions of the ICC men's ODI batting ranking.
The previous best performer from the Asian country in the ODI batting rankings was Ibrahim Zadran, who had reached the 12th rank.
Gurbaz edged Australian Travis Head, who moved seven spots to ninth (684) in large part thanks to his 154 in the first of five ODIs against rivals England.
Afghan leg-spinner Rashid Khan joined Rahmanullah in the rankings headlines, moving eight spots to third (668) in the ODI bowling rankings, claiming seven wickets across the team's two victories against South Africa in UAE. The contributions of the pair helped Afghanistan to an ODI series win over the Proteas, their first against a top five-ranked opposition in their history.

Ex-Man Utd, Real Madrid defender Raphael Varane retires from football

New Delhi, Sep 25:
Raphael Varane has announced his retirement from football at the age of 31. The former Manchester United, Real Madrid, and France international took to Instagram to confirm his decision, citing ongoing physical challenges, particularly with his knee, as the key reason behind his decision to hang up his boots.
Varane, who joined Italian club Como on a free transfer this past summer after leaving Manchester United, was expected to miss a significant portion of the 2024 season due to his knee issues. In fact, Como had not even registered him for their Serie A squad, as it became clear that his recovery would be a long one.
Rather than continuing to battle for fitness, Varane has chosen to step away from the game, penning an emotional farewell letter to his supporters.
"They say all good things must come to an end. In my career, I have taken on many challenges, rose to occasion after occasion, almost all of it was supposed to be impossible. Incredible emotions, special moments, and memories that will last a lifetime," Varane wrote in his Instagram post.
Varane had an illustrious career that included winning the World Cup with France in 2018 and lifting four Champions League titles with Real Madrid.
Reflecting on his journey, Varane expressed immense pride in his achievements, emphasising that he wanted to leave the game on his own terms. "I hold myself to the highest standard, I want to go out strong, not just holding on to the game.
It takes a big dose of courage to listen to your heart and your instinct." In his letter, Varane highlighted his gratitude for every club and country he represented, stating, "I have loved fighting for myself, my clubs, my country, my teammates, and the supporters of every team I have played for. From Lens to Madrid to Manchester, and playing for our national team. I have defended every badge with everything I have, and loved every minute of the journey."

From 'Nanha' to kabaddi star: How PKL transformed Narender's Life

New Delhi, Sep 25:
In Haryana's nondescript Budain village, a young boy nicknamed Nanha would spend his days watching older kids practise kabaddi. During those days, little did anyone imagine that the curious kid, named Narender, would one day go on to become one of the sport's rising stars.
The youngster will now enter his third season with the Tamil Thalaivas, having made his debut with the side in season 9. The side will kick start their campaign against the Telugu Titans on the first match of October 19.
"Even now, in the village, everyone who used to play with me calls me by my nickname Nanha. I wasn't very tall as a kid, which is why the name stuck. Now I have a decent height, but the name still remains," Narender fondly recalled in an interaction ahead of the 11th season of the Pro Kabaddi League.
Narender's journey into kabaddi began like a scene from a heartwarming sports movie. "As a kid, I was drawn to the kabaddi grounds where the older boys played. What started as fun with the senior players soon became a passion. Initially, I was just a spectator who didn't have many friends, but before I knew it, kabaddi gave me a family," he recollected.
His dedication caught the eye of Sandeep Kandola, a local kabaddi coach, who took him under his wings, and went on to fine-tune the youngster's skills. "A small kid used to come to watch the senior players practice with a lot of dedication. Seeing him showing such

interest in the sport, I pushed him to play every day," shared Kandola.
Narender acknowledged the contribution of his family and coach in shaping his career. "My family and my coach have been very important in my development as a kabaddi player."
"My coach, who had a government job, was also a kabaddi player. He has kept up the tradition of playing the sport in our village in Haryana. In fact, he still trains the younger kids in our village!"
As Narender's talent flourished, so did his dreams. However, the path to recognition wasn't easy. "Earlier, wherever I used to go, no one recognised a kabaddi player."
But everything changed with his introduction to the Pro Kabaddi League (PKL).
"Now, thanks to the Pro Kabaddi League, everyone recognises me. The league has helped improve the face value of kabaddi players. It has also benefited me a lot, be it about the money or the recognition. And not only mine, the league has changed the life of all kabaddi players," he said, thanking the promoters Mashal Sports.
Narender's big break came in PKL Season 9 when he joined Tamil Thalaivas. The franchise's CEO Shushen Vashishth recalled a pivotal moment, "I remember we were in Chennai; we had just lost a match. Narender was very disappointed with his performance because he didn't know what happened. He said, 'I couldn't move my legs.'" The setback became a turning point. Vashishth explains, "There was a little bit of his body movement which our analyst had identified. He carried this from season 9 to season 10, and he had to work on it. After rectifying it, he practiced hard, and from then on, it was like Super 10, Super 10, Super 10 for the rest of the season!." Narender's journey hasn't been without challenges. "Just like a kabaddi match, there are ups and downs," he reflected. But his mantra

Kathua, Hiranagar Interwoven With Core Ideology Of BJP, Jan Sangh: Dr Jitendra

KATHUA/HIRANAGAR: : Addressing a series of BJP election meetings in Kathua and Hiranagar Assembly segments today, Union Minister Dr. Jitendra Singh said that Kathua and Hiranagar are interwoven with the core ideology of BJP and Jan Sangh.

Recalling the events of May 1953, Dr Jitendra Singh said, it is from here that Syama Prasad Mukherjee had given a call for complete integration of Jammu & Kashmir, which ignited the countrywide sentiment of nationalism and also became the motivation for a relentless crusade by thousands and thousands of Jan Sangh Karyakartas across the country.

Dr Jitendra Singh further recalled that this is also the district Kathua which gave India the first and the only National President of Bharatiya Jan Sangh or BJP from Jammu & Kashmir in the form of Prem Nath Dogra who took over as the National President in 1955. He said, it is the uncompromising struggle and sacrifice of three generations of Karyakartas from here which kept the Party alive even though there was no government of BJP either at the Centre or in the State. He said, the story of the nationalistic struggle by the people of Kathua and Hiranagar is closely interlinked with the growth and journey of Bharatiya Jan Sangh and then the Bharatiya Janata Party.

Calling upon the people to vote for Bharatiya Janata Party not only to form the government but also to defeat the forces that are trying to undo the nationalistic struggle of three generations, Dr Jitendra Singh said, while Prime Minister Narendra Modi brought justice to all by abrogating Article 370 and 35A, National Conference and Congress are talking of reviving these provisions and depriving us of equal rights. He said, on the one hand, BJP's "Sankalp Patra" speaks of "Maa Samman Nidhi" in the form of Rs.18000/- per year for the elderly woman of the household, on the other hand, National Conference supported by Congress talks of reviving 35A, thereby depriving the daughters of their right over their parental property.

Dr Jitendra Singh said, Hiranagar had always spearheaded nationalist movement against discrimination and divisive rule, and now the time has come for this region to spearhead the movement against the disruptive forces, which are once again trying to raise their head.

Referring to unprecedented development works accomplished in the last 10 years of Prime Minister Narendra Modi's government, Dr Jitendra Singh said, Kathua has been known at the national level for some of the unprecedented projects like Shahpur-Kandi project for irrigation, North India's first Industrial Biotech Park, Keerian Gandyal Bridge, Atal Setu, Centrally funded Government Medical college, Engineering College under Rastriya Uchhatar Siksha scheme, first-ever seed processing plant, dozens of new bridges, so on and so forth.

The Congress and National Conference governments, said Dr Jitendra Singh, worked against this region so ruthlessly that while they granted 4% reservation to the youth living along the LoC near PoJK from where they got their MLAs and MPs elected, they committed the inhuman sin of not granting the same reservation to the youth living on the other part of the border, namely the International Border, because it was not a part of their vote back. This anomaly was also undone by Prime Minister Narendra Modi, he said.

JKAACL Organizes Cultural Programme at Central University of Jammu During National Seminar on NEP 2020

Jammu: Under the able guidance of Secretary J&K Academy of Art, Culture, and Languages, Ms. Harvinder Kaur (JKAS), the Jammu & Kashmir Academy of Art, Culture, and Languages (JKAACL) organized a mesmerizing cultural program today at the Central University of Jammu. The event was part of the one-day national seminar on NEP 2020 for Viksit Bharat: Integrating Bhartiya Knowledge Systems with Education. The program brought together performers and artists from the region, showcasing the rich cultural heritage of Jammu, Kashmir, and Ladakh. The event successfully highlighted the essential role of culture in education, reinforcing the importance of preserving traditional knowledge systems for the overall development of the nation.

The program commenced with a spiritual and elegant Ganesh Vandana performed by Aakash Dogra and his group from Natyaroots. The invocation dance, dedicated to Lord Ganesha, set a graceful and divine tone for the rest of the evening, evoking a sense of reverence and cultural depth. The audience was captivated by the seamless coordination and expressive movements of the group, reflecting the significance of traditional arts in Indian culture.

Following the Ganesh Vandana, the cultural programme continued with a vibrant series of dance performances by Aakash Dogra, who brilliantly showcased traditional Dogri, Kashmiri, and Ladakhi dance forms. His performances brought out the diversity of the three regions, captivating the audience with graceful choreography and rhythmic precision. The combination of these distinct dance forms underscored the theme of unity in diversity, aligning with the broader goals of NEP 2020.

Accompanying the dance performances, Vanshika Jaral enchanted the audience with her soulful rendition of Dogri folk songs, most notably "Lage Kanchi Dile Ge…" Her vocal prowess, coupled with the emotional depth of the song, left the audience spellbound and evoked a strong sense of cultural pride. Vanshika's performance was a reminder of the timelessness of traditional folk music and its enduring impact on cultural identity.

The musical ensemble was equally impressive, with Sahil Jasotra on Tabla, Rakesh Jasotra on flute, Krishan Kumar on keyboard, Rakesh Kumar on Octopad, and Naman on guitar. Together, they created a harmonious blend of classical and contemporary sounds that perfectly complemented the cultural presentations. Their performances not only highlighted individual expertise but also reflected the rich musical traditions of the region.

Adding to the program's appeal was the anchoring by Muskaan Gupta, whose energy and charm kept the audience engaged throughout. Her skillful presentation and lively interaction with the audience ensured the event ran smoothly and maintained a vibrant atmosphere.

Program in-charge Sanjeev Gupta, Special Officer for Cultural Activities, Kathua, efficiently coordinated the event, ensuring its smooth execution and overall success.

This cultural showcase was organized in tandem with a national seminar discussing the importance of integrating Bhartiya knowledge systems into modern education, as outlined by NEP 2020. The program demonstrated how cultural expression, through music, dance, and art, serves as a critical bridge between traditional knowledge

One drug peddler arrested and nearly 2kg of Ganja Seized by Police in Miran Sahib near Ring road, Jammu

Jammu: In a breakthrough in the ongoing crackdown on drug-related activities under Operation Sanjeevani ,the Miran Sahib Police Station has registered a case FIR No. 97/2024 U/Ss 8/20/60 NDPS Act and arrested one individual involved in the illegal possession of narcotics.The accused persons was identified as Surinder Kumar @Kali S/O Amar Nath R/O Makhan Pur Bishnah , was apprehended with a substantial quantity of nearly 2Kg of ganja in his possession & one Maruti Car bearing Registration No. JK02AJ -6846 also seized in the instant case.The arrest comes after a targeted operation by the Sub Division Police R.S.Pura aimed at curbing the flow of drugs in the area.Police is actively pursuing further investigations into the case, with a focus on unraveling the broader network of suppliers and distributors that may be linked to the accused and is looking into all angles and the source of this narcotic supply to ensure a thorough crackdown. The arrest marks a step forward in the fight against drug trafficking in the area, with police urging the public to stay vigilant and report any suspicious activities that could help curb this growing menace.The police team of Police Station Miran Sahib successfully executed the recovery operation under the strategic leadership of SHO PS Miran Sahib. The operation was closely monitored by the SDPO R.S.Pura and the Superintendent of Police (SP) Hrs, Jammu, ensuring meticulous oversight throughout the process.

WEEKLY RNI NO:JK68053/97 | REGD. NO:JK439/22-24

SIGHT & SOUND

epaper web.sightandsoundlyweekly.com

Vol: 14 Issue No. 36 Date: 26 September to 30 September 2024, Rs. 5/- Pages 16

Second Phase Of J&K Assembly Polls Records Over 54.11% Turnout: CEO Pole

SRINAGAR, Sept 25: More than 54.11 per cent voters on Wednesday exercised their franchise in the second phase of polling for 26 seats in Jammu and Kashmir assembly polls.

The polling passed off peacefully, officials said.

Addressing a press conference here, J&K Chief Electoral Officer P K Pole said the second phase recorded a turnout of 54.11 per cent.

Pole said the percentage was tentative as polling was going on at some places like Hazratbal and Reasi.

He said the polling was peaceful and by and large smooth. "The polling was overall peaceful. Some stray incidents like arguments, etc took place, but there is no need for re-poll anywhere," he added.

During the second phase, a 16-member delegation of foreign envoys visited the valley to witness the polls.

This is perhaps for the first time since the eruption of insurgency that international observers were allowed to witness the elections in J&K.

However, the move drew criticism from former chief minister Omar Abdullah who said the polls in J&K were an internal matter of the country.

INDIA Bloc Will Hit Road If J&K Statehood Not Restored After Polls: Rahul Gandhi

JAMMU, Sept 25: Congress leader Rahul Gandhi on Wednesday said restoration of statehood was the "right" of people of Jammu and Kashmir, asserting that the INDIA bloc will hit the road and use "full force" in Parliament and outside if the Centre fails to restore it after Assembly polls. In an election rally here, he said the 2019 decision to bifurcate the erstwhile state into two Union Territories (UTs) was "a grave injustice" to the people of Jammu and Kashmir.

"This has never happened in the history of India that we have taken away statehood and transformed a state into a Union Territory," Gandhi, who is the leader of opposition in Lok Sabha, said.

"It should have never happened, and I guarantee you that if the BJP does not restore statehood after the elections, we — the INDIA alliance — will use our full force in the Lok Sabha, Rajya Sabha, and even take to the streets for the restoration of statehood to J&K," he asserted.

This rally marked Gandhi's third visit to the region in nearly three weeks, following prior stops in Banihal and Dooru on September 4 and

in Surankote and Central-Shalteng on September 23. His visit comes ahead of the crucial third phase of the assembly elections, with the first round having taken place on September 18 and the second on September 25.

Gandhi criticised the current administration for allegedly prioritising "outsiders" over local residents, claiming that the presence of the Lieutenant Governor has marginalised local interests.

"As long as the Lt Governor is there, outsiders will benefit and locals will be sidelined," he said, arguing that the statehood was revoked to facilitate governance by non-residents.

He told the youths that the restoration of statehood is "your right and your future" and J&K cannot move forward without it.

Gandhi began his day in Jammu with an interaction with local professionals at a hotel before heading to JK Resort Ground for the rally.

He further stated that the restoration of statehood is crucial for the region's future, asserting, "J&K cannot move forward without it."

In addition to his focus on statehood, Gandhi criticised the central government's economic policies, alleging that they favour a select few business magnates.

"This government runs for Ambani and Adani," he claimed, denouncing the GST and demonetisation as tools designed to benefit these conglomerates.

Referring to migrant Kashmiri Pandits and refugees from Pakistan-occupied Kashmir, he said all the promises made to them by the Manmohan Singh government will be fulfilled after the formation of the National Conference-Congress government in J&K.

He also said the smart electricity meters will be removed and Punjabi will be granted official language status.

The former Congress president concluded his address by accusing the BJP government and the Lt Governor of undermining Jammu's economic strength, which he described as the central hub of J&K essential for facilitating the production chain from the valley to the rest of the country.

Terror Activities Fail To Deter Border Residents To Enthusiastically Vote For Next Govt In J&K

Rajouri/Poonch, Sep 25: Undeterred by the terror activities over the past three years, the voters in the twin border districts of Rajouri and Pooch lived to their tradition to vote enthusiastically for the formation of the next government in Jammu and Kashmir.

Popularly known as Pir Panjal region, the two districts along with Reasi district and three central Kashmir districts of Srinagar, Ganderbal and Budgam are voting in the second phase of the three-phase elections on Wednesday. The fervour was visible among the voters, who started queuing up outside the polling stations, including those set up near the Line of Control (LoC) in both Rajouri and Poonch districts, and the polling was going on peacefully when the last reports were received, officials said.

The authorities have made adequate security arrangements to provide a secure atmosphere for the voters to exercise their democratic right in the backdrop of terror incidents in the two border districts over the past three years.

Rajouri's Dhangri village, which was targeted by the terrorists on the New Year day last year resulting in the killing of seven of its residents and injuries to many others, voted with passion.

"We are expecting cent per cent polling and this is the befitting reply to the terrorists, who want to disturb Jammu and Kashmir," former sarpanch Deeraj Sharma told PTI.